

أَنَّ مِنْ الشُّرُكِ حِكْمَةٌ وَإِنَّ مِنْ الْبَيِّنَاتِ لَشَجَرًا

حضرت پیر نور علی حضرت پیر یوسف علیہ السلام

نَعْتَهُ كَلَامٌ

مستحق
حلال و حرام
شش

حَضْرَتِ دُورِ

ہمیشہ

نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الایاتیہا الشاقی ادر کاسا و ناولہا
 بلا بارید حب شیخ نجدی بر وایسہ
 و بی گریہ اخفامی کند بطن نبی لیکن
 تو بہت گاہ ملک ہند اقامت رانی شاید
 صلائے مجلس در گوش آید ہیں بیا بشنو
 مگر واں رواجیں محفل رہ ارباب سنت و
 دین جات بیا از راہ خلوت تا خدا یابی
 دلم قربانت اسے دود چو باغ محفل مولد
 خلق بحر عشق احمد از فرحت مولد
 کہ بر یاد شہ کوثر بنا سازیم مظلہا
 کہ عشق آساں نمود اول سے افتاد مشکلا
 نہاں کے ماندگن رائے کز و ساند مغلہا
 جس فرمادی دارو کہ بر بندید مغلہا
 جس مستانہ می گوید کہ بر بندید مغلہا
 کہ سالک بے خبر نمود ز راہ و رسم منزلیا
 صنی ما تلقی معی تھوئی رخ الدنیاء و مغلہا
 ز تاب جعد مشکینت چہ خون افتاد در دلیا
 کجا دانند حال ماسکساران ساحلہا

رضائے مست جام عشق ساغر بازی خواہد

الایاتیہا الشاقی ادر کاسا و ناولہا

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
 باغ طیبہ میں سہانا بھول چھو لا نور کا
 بارہویں کے چاند کا مجھ ہے سجدہ نور کا
 ان کے نصیر قدر سے غلہ ایک کرہ نور کا
 صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا
 مست بو میں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا
 بارہ بر جوں سے جھکا اک اک ستارہ نور کا
 سارہ پائیں باغ میں ننھا سا پیر نور کا

یثمن برج وہ مشکوئے اعلیٰ نور کا
 ماہ سنت مہر طلعت سے سے بدلا نور کا
 بخت جاگنا نور کا چمکا ستارا نور کا
 نور دن دو تا تراوے ڈال منہ نور کا
 دیکھیں موسیٰ طور سے اترا صحیفہ نور کا
 سر جھکاتے ہیں الہی بول بالا نور کا
 ہے لواء المحمد پر اڑتا پھر میرا نور کا
 لوسیہ کار و مبارک ہو قیسمت نور کا
 مصحف اعجاز پر چڑھتا ہے سونا نور کا
 گرد سر نہرنے کو بنتا ہے غلام نور کا
 کفش پا پر گر کے بن جاتا ہے گچھا نور کا
 تیری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نور کا
 ہے گلے میں آجنگ کورا ہی کرتا نور کا
 نور نے پایا تیرے سجے سے سیماء نور کا
 سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا
 سر پہ سہرا نور کا بریں شہانہ نور کا
 مٹنے شمع طور سے جاتا ہے اگہ نور کا

فی بھی فروس بھی پاس شاہ والا نور کا
 کی بدعت چھائی ظلمت نگ بلا نور کا
 ہر سے ہی مانتے رہا سے جان سہرا نور کا
 لایں گز تو بادشاہ مہر سے پیالہ نور کا
 کاشت پر ڈھلکا سر اندر سے شمع نور کا
 ہر سے ولے دیکھ کر تیرا مسامہ نور کا
 دیتی پیر نور پر رختیں ہے بکھ نور کا
 مصحف عارض پر ہے خط شفیعہ نور کا
 لب زربتا ہے عارض پر پسینہ نور کا
 بیچ کتاب ہے قوا ہونے کو لمحہ نور کا
 عیبت عارض سے محترات ہے شمع نور کا
 شمع ولی مشکوہ تن سینہ زجاجہ نور کا
 میل سے کس درجہ سحر ہے وہ تپہ نور کا
 نیر سے آگے خاک پر جھکتا ہے ماتھا نور کا
 تو ہے سایہ نور کا مہر منو ٹکڑا نور کا
 کیا بنام خط اسرا کا دو لہر نور کا
 نرم وحدت میں مزا ہو گا دو بالا نور کا

وصف رخ میں گاتی ہیں حویں ترانہ نور کا
 یہ کتاب کن میں آیا طرفہ آیا نور کا
 دیکھنے والوں نے کچھ دیکھا نہ بھالا نور کا
 صبح کردی کفر کی سچا تھا مژدہ نور کا
 چشتی ہے نوری بھرن اٹا ہے دریا نور کا
 ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا
 نسخ ادیان کر کے خود قبضہ بٹھایا نور کا
 جو گدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑا نور کا
 بھیک سے سرکار سے لاجلہ کا سم نور کا
 یان بھی داغ سجدہ طیبہ ہے تمغہ نور کا
 شمع ساں ایک ایک پر وانی ہے اس نور کا
 اکھن واسے ہیں انجم نزم حلقہ نور کا
 دیکھ لے کے پرتے نہ زبیا ہے دکھائی نور کا
 تیری فسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
 فدا کی سرکار سے پایا دوستا نور کا
 کس کے پر وے نے کیا آئینہ اندھا نور کا
 اب کہاں وہ تالیشیں کیسا وہ تر کا نور کا

قدرتی بینوں میں بچتا ہے لہر نور کا
 غیر قابل کچھ نہ سمجھا کوئی معنی نور کا
 منہائی کیا یہ آئینہ دکھایا نور کا
 شام ہی سے تھا شب تیرہ کو دھڑکا نور کا
 سر جھکا اسے کشت کفر آتا ہے ابلانور کا
 تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا
 تاجور نے کر لیا کچا عطا نور کا
 نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا
 ماہ نوطیبہ میں بٹتا ہے مہینہ نور کا
 اسے قمر کیا تیرے ہی ماتھے پہ ٹیکا نور کا
 نور حق سے لو لگائے دل میں رشتہ نور کا
 چاند پر تاروں کے جہر مٹ سے ہے نور کا
 مہر لکھ دے یاں کے ذروں کو بچلکہ نور کا
 تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا
 ہو مبارک تم کو ذوالنورین جوڑا نور کا
 مانگتا پھر تلبے آنکھیں ہر نگینہ نور کا
 مہر نے چپ کر کیا خاصہ دھندلکا نور کا

الوز کچھے یا قصر معے نور کا

کھ مل سکتی نہیں وہ پر ہے پیر نور کا

ع میں لوٹے گا خاک و پر شید نور کا

پ مہر عشر سے چونکے نہ کشتہ نور کا

منع واضح میں تری صورت سے معنی نور کا

بیاد اجزاء ہیں تو بالکل ہے جسد نور کا

جو ہر دماہ پہ ہے اطلاق آتا نور کا

میں آنکھیں حرم حق کے وہ مشکیں غزال

ب حسن گرم سے کھل جائیں گے دل کے کنل

سے مہر قدس تک تیرے توسط سکتے

سنہرہ گرہ دوں جھکا تھا بہر پا بوس براق

پ سم سے چند دیا کر چاند انہیں قدوں پیر

یہ نقش سم کو نکلی سات پہ دوں سے نگاہ

کس سم نے چاند سورج کو لگائے چار چاند

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہدی

ایک سینہ تک مشابہ اک دلیں سے پاؤں تک

صاف شکل پاک ہے دونوں کے نئے سے بیاں

چرخ اطلس یا کوئی سادہ سابقہ نور کا

تاب ہے بے حکم پر ماتے پرندہ نور کا

مر کے اوڑھے گی عروس جاں دوپٹہ نور کا

بوندیاں رحمت کی دینے آئیں چھینٹا نور کا

یوں مجازا چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا

اس علاقے سے ہے ان پر نام سچا نور کا

بمیک تیرے نام کی ہے استعارہ نور کا

ہے فضاٹے لامکاں تک جن کا رعنا نور کا

نو بہاریں لائے گا گرمی کا جھلکا نور کا

حد واسطہ نے کیا صغریٰ کو کبریا نور کا

پھر نہ سیدھا ہو سکا کھایا وہ کوڑا نور کا

ہنس کے بلی نے کہا دیکھا چھلاوا نور کا

پتیاں بولیں چلو آیا ہمتا شا نور کا

پڑ گیا سیم وزر گرہ دوں پہ سکہ نور کا

کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

حسن سبطین ان کے جاموں میں ہے نیا نور کا

خط توام میں لکھا ہے یہ دو ورقہ نور کا

و گیسو دہن نی ابرو آنکھیں غصہ
 اے رقتا یہ احمد لوزی کا فیض نور ہے
 گھٹا حصہ ان کا ہے چہرہ نور
 ہو گئی سیری غزل بڑھ کر قصیدہ نور

بتان و سیاہ کار یہاں ! شافع حشر و غمگسار یہاں

دور از کوئے صاحب کوثر چشم دارد چہ اشکبار یہاں

در فراق تو رسول اللہ سینہ دارد چہ بے قرار یہاں

ظلمت آباد گور روشن شد داغ دل راست نور بار یہاں

چہ کند نفس پر وہ در موئی چوں توئی گرم پر وہ دار یہاں

سگ کوئے نبی و یک نگہ من و ما حشر ہاں نثار یہاں

سَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى حق منور چہ پاسدار یہاں

دارم اے گل بیا و زلف رخت سحر و شام آہ و زار یہاں

تازہ لطف تو پر رضا ہر دم

مرہم کہنہ دل نگار یہاں

وہل اول فضائل سرکار غوثیت رضی اللہ عنہ

ترا وژدہ مرہ کامل ہے یا غوث ترا قطرہ بیم ساکل ہے یا غوث

کوئی سالک ہے یا واصل پر یا غوث وہ کچھ بھی ہو ترا ساکل ہے یا غوث

قد بے سایہ ظل کبریا ہے
 تری جاگیر میں ہے شمع تانوب
 دل عشق و رخ حسن آئینہ ہیں،
 تری شمع دل آرا کی تپ و تاب
 ترا مجنوں ترا صحرا، ترا نجد
 یہ تیری چنپی رنگت حسینی
 گلستاں زار تیری پس کھڑی ہے
 اگاں اس کا ادوار ابرار کا ہو
 استادہ میں کیا جس نے قمر پاک
 جیسے عرش دوم کہتے ہیں اطلاق
 تو اپنے وقت کا صدیق اکبر
 دل کیا نزل آئیں خود حضور آئیں!
 جسے مانگے نہ پائیں جاہ و اسے
 فیوض عالم امی سے تجھ پر
 جو قرون سیر میں عارف نہ پائیں
 ملک مشغول ہیں اس کی ثنا میں
 نہ کیوں ہو تیری منزل عرش ثانی
 تو اس کے سایہ ظل کا ظل ہے یا غوث
 قلم لد میں حرم تامل ہے یا غوث
 اور ان دونوں میں ترا ظل ہے یا غوث
 گل و بلبل کی آب و گل ہے یا غوث
 تری لیلے ترا محل ہے یا غوث
 حسن کے چاند صبح دل ہے یا غوث
 کلی سو خلد کا حاصل ہے یا غوث
 جسے تیرا اُتش حاصل ہے یا غوث
 تو اس مہ کامر کا مل ہے یا غوث
 وہ تیری کرسی منزل ہے یا غوث
 غنی و جید و عادل ہے یا غوث
 وہ تیری و غفلت محفل ہے یا غوث
 وہ بے مانگے تجھے حاصل ہے یا غوث
 عیاں ماضی و مستقبل ہے یا غوث
 وہ تیری پہلی ہی منزل ہے یا غوث
 جو تیرا ذکر و شتاغل ہے یا غوث
 کہ عرش حق تری منزل ہے یا غوث

وہیں سے ابلے ہیں ساتوں سمندر
 جو تیری نہر کا ساحل ہے یا غوث
 ملک کے بشر کے جن کے حلقے
 تیری ضواء ہر منزل ہے یا غوث
 بخارا و عراق و حبیشت و اجمیر
 تری لوشیع ہر محفل ہے یا غوث
 جو تیرا نام ہے ذاکر ہے پیایے
 تصور جو کرے شافل ہے یا غوث
 جو سر دے کو ترا سودا خریدے
 خدا دے عقل وہ مائل ہے یا غوث
 کما تم نے کہ جو مانگو ملے گا !
 رضا تجھ سے ترا سائل ہے یا غوث

وصل دوم فضائل غریبہ ذکر

جو تیرا طاف ہے کامل ہے یا غوث
 طفیل کا لقب واصل ہے یا غوث
 تصوف تیرے کتب کا سبق ہے
 تصوف پر ترا عامل ہے یا غوث
 تری سیر الی اللہ ہی ہے فی اللہ
 کہ گھر سے چلتے ہی موصول ہے یا غوث
 تو نورِ اول و آخر ہے مولیٰ
 تو خیرِ جاہل و آہل ہے یا غوث
 ملک کے کچھ بشر کچھ جن کے ہیں پیر
 تو شیخ عالی دسانل ہے یا غوث
 کتاب ہر دل آتار تعسوت
 تیرے دفتر ہی سے آمل ہے یا غوث
 فتوح الغیب اگر روشن نہ فرمائے
 فتوحات و خصوص آمل ہے یا غوث
 ترا غیب ہے مرفوع اس جا
 اضافت رفیع کی عامل ہے یا غوث
 تیرے کامی مشقت سے بری ہیں
 کہ برتر نصب سے فاعل ہے یا غوث

احمد سے احمد اور احمد سے تاج کو کن اور سب کن کن حاصل ہے یا غوث
تری عزت تری رفعت ترا فضل بنفسہ افضل و ماضی ہے یا غوث
تسے جہے کے گئے منطقہ سے مدد خود پر خط باطل ہے یا غوث
سیاہی اٹل اس کی چاندنی آئی قمر کا لیں نکل نائل ہے یا غوث
طلائے مہر سے ٹکال باہر کہ خارج مرکز حاصل ہے یا غوث
تو برزخ ہے برنگ نون منت دو جانب متصل حاصل ہے یا غوث
نبی سے آخذ اور امت پہ فائض اصرار کا بل اور فاعل ہے یا غوث
نتیجہ ہر واسطہ گر کے دے اور یہاں حبیب تک تو شامل ہے یا غوث
الاطول کی یکم ہے وہ کہ جن کا شہادہ روزِ مدد مل ہے یا غوث
عجم کیا رب عل کیا حرم میں جمی ہر جاتی محفل ہے یا غوث
ہے شرح اسم انقادیر تمام یہ شرح اس متن کی حال ہے یا غوث
جہیں جہ فریانی کا منہ دل تری دیوار کی کہل ہے یا غوث
بجایا وہ امر سار عوا کو تری جانب جو مستعمل ہے یا غوث
تری قدرت تو نظرات سے ہے کہ قاعد نام میں داخل ہے یا غوث
لصرف والے سب مظہر ہیں تیرے تو ہی اس پرے میں فاعل ہے یا غوث
رہا کے کام اور رک جائیں عافا
ترا ساکل ہے تو باذل ہے یا غوث

وہل سوم تفضیل حضور در غم ہر عدد و مقہور

بدل یا فرد جو کامل ہے یا غوث
 جو تیری پاد سے ذابل ہے یا غوث
 انا السیاف سے جاہل ہے یا غوث
 سخن میں اصغیا تو مغز سے
 اگر وہ جسم عرفاں میں تو تو آنکھ
 الوہیت نبوت کے سوا تو
 نبی کے قدموں پہ ہے جز نبوت
 الوہیت ہی احمد نے نہ پائی
 صحابیت ہوئی پھر تاملیت
 ہزاروں تابعی سے تو فرسوں ہاں
 رہا میدان و شہرستان عرفاں
 چشتی سہروردی نقش بندی
 تری چڑیاں ہیں تیرا دام پانی
 انہیں تو قادری بیعت سے تجدید
 قمر پر جیسے خود کایوں ترا قرض
 غلط کرم تو واپس ہے نہ قرض
 ترے ہی درد سے مکمل ہے یا غوث
 وہ ذکر اللہ سے غافل ہے یا غوث
 جو تیرے فضل پر صائل ہے یا غوث
 بدن ہیں اولیا تو دل ہے یا غوث
 اگر وہ آنکھیں تو تل ہے یا غوث
 تمام انصال کا قابل ہے یا غوث
 کہ ختم اس راہ میں عامل ہے یا غوث
 نبوت ہی سے تو عامل ہے یا غوث
 بس آگے قادری منزل ہے یا غوث
 وہ طبقہ مجاہد فاضل ہے یا غوث
 ترا ونا تری محفل ہے یا غوث
 ہر اک تیری طوط آئل ہے یا غوث
 ترا سیلا تری محفل ہے یا غوث
 وہ ہاں خاطر وہ مستقبل ہے یا غوث
 سب اہل نور پناہل ہے یا غوث
 تری شمس حرا نائل ہے یا غوث

کوئی کیا جانے تیرے سر کا رتبہ کہ تلوا تاج اہل دل ہے یا غوث
 مشائخ میں کسی کی تجھ پر تفصیل حکم اولیا باطل ہے یا غوث
 جہاں و شوار ہو و مسم مساوات یہ جرات کس قدر باطل ہے یا غوث
 اسے ادبار جو مدبر ہے تجھ سے وہ ذی اقبال جو قلیل ہے یا غوث
 خدا کے در سے ہے مظلوم و مجذول جو تیرا تارکے نازل ہے یا غوث
 ستم کوری و مانی رافضی کی کہ بند و تک تر اقبال ہے یا غوث
 وہ کیا جانے کا فضل مرتضیٰ کو جو تیرے فضل کا جہاں ہے یا غوث
 نئے خدام کے آگے ہے اکبات جو اوراق قطاب کو مشکل ہے یا غوث

رضا کے سامنے کی تاب کس میں

فلک دار اس پر پیر اطل ہے یا غوث

وصل چہارم استعانت از سرکار غوثیت

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

طلب کا منہ تو کس قابل ہے یا غوث مگر تیرا کرم کامل ہے یا غوث
 دہائی یا محی الدین و مانی بلا اسلام پر نازل ہے یا غوث
 وہ سنگین بدعتیں و قیزی کثر کہ سر پہ تیغ دل پرل ہے یا غوث
 غمزدہ قائل عند التبتا ہے مدد کو آدم بسمل ہے یا غوث

تھے سونے سے سویا بخت دیں لگ
 خدا رانا خدا دے سہارا
 جلائے دیں جلائے کفر والحاد
 تراقت اور پٹے یوں دین پر وقت
 رہی ہاں شامت اعمال یہ بھی
 غیور اپنی غیرت کا تصدق
 خدا را مرہم خاک قدم دے
 نہ دیکھوں شکل مشکل تیرے آگے
 وہ گھیرا رشتہ شرک خفی نے
 کئے ترساؤ گہرا قطاب و ابدال
 تو قوت سے میں تنہا کام بسیار
 عدد بدوین مذہب واسے حامد
 حسد سے ان کے سینے پاک کر دے
 غذائے دق یہی خوں استخوان گوشت
 دیا بھر کو انہیں محروم چھوڑا
 خدا سے لیں لڑائی وہ ہے معطی
 عطا میں مقتدر غفار کی معین

جگا چھپنے پہ دن نائل ہے یا غوث
 ہوا بگڑی بھنور نائل ہے یا غوث
 کہ تو مکی ہے تو قائل ہے یا غوث
 نہ تو عاجز نہ تو غافل ہے یا غوث
 جو تو چلے ابھی زائل ہے یا غوث
 وہی کر جو ترے قائل ہے یا غوث
 جگہ زخمی ہے دل گھاٹ ہے یا غوث
 کوئی مشکل سی یہ مشکل ہے یا غوث
 پھنسا زمار میں یہ دل ہے یا غوث
 یہ محض اسلام کا سائل ہے یا غوث
 بدن کمزور دل کا ہل ہے یا غوث
 تو ہی تنہا کار و دل ہے یا غوث
 کہ بد نزوق سے بھی یہ سل ہے یا غوث
 یہ آتش دین کی آکل ہے یا غوث
 مرا کیا جرم حق فاصل ہے یا غوث
 نبی قاسم ہے تو موصل ہے یا غوث
 عبت بندوں کے لڑیں غل ہے یا غوث

ترے بابا کا پھر تیرا کرم ہے یہ منہ ورنہ کسی قابل ہے یا غوث
 بھرن دے ترا جہا لا تو جہا لا ترا چھینٹا مرا غاسل ہے یا غوث
 شناس مقصود ہے غرض غرض کیسا غرض کا آپ تو کانل ہے یا غوث
 رفقا کا خاتمہ یا مخیر ہو گا
 تری رحمت اگر شامل ہے یا غوث

کعبے کے بدر الدجی تم پہ کروڑوں درود
 شافع روز جزا تم پہ کروڑوں درود
 جان و دل اصفیاء تم پہ کروڑوں درود
 لائیں تو یہ دوسرا دوسرا جس کو بلا
 نور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
 طہر ہے جو شمع تھا چاند تھا سا کیسیجہ کا
 دل کرو ٹھنڈا مرا وہ کف پا چاند سا
 ذات ہوئی انتخاب وصف ہوئے لاجباب
 غایت و علت سبب بہر حال تم ہو سبب
 تم سے جہاں کی حیات تم سے جہاں کاشیات
 مغز ہو تم لود پوست لود میں باہر کے دست
 طیب کے شمس الفی تم پہ کروڑوں درود
 واقع جلد بلا تم پہ کروڑوں درود
 آب و گل انبیاء تم پہ کروڑوں درود
 کوشک ویش دوستی تم پہ کروڑوں درود
 جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود
 نیز کم ^{مستطیع} ایں ہوا تم پہ کروڑوں درود
 سینہ پہ رکھو ذرا تم پہ کروڑوں درود
 نام ہوا مصطفیٰ تم پہ کروڑوں درود
 تم سے بنا تم بنا تم پہ کروڑوں درود
 اہل سے نکل بندھا تم پہ کروڑوں درود
 تم ہو درون سوا تم پہ کروڑوں درود

کیا میں جو بید ہیں لوٹ تم تو جو غیث اور غیث
 تم جو غیث اور غیث کیا ہے وہ دشمن نصیبت
 شب و عراج لنگ وہ دھعت محشر کا تاج
 تخت غلام غلام رحمت فراج المصباح
 جان و جہان مسیح داد کہ دل ہے جزع
 امت و دور سنگلاخ آہ یہ پاشا شاخ شاخ
 تم سے کھلا باب جہنم سے ہے سب کا ویر
 خستہ یوں اور تم معاذ بسنے یوں اور تم طار
 گرچہ ہیں بے عمد تصور تم ہو عفو و غفور
 مہر خدا نور نور دل ہے سیاہ دن سے دور
 تم ہو شہید و بصیر اور میں گناہ پر دلیر
 پھینٹ تمہاری سحر چھوٹ تمہاری مستمر
 تم سے خدا کا ظہور اس سے تمہارا ظہور
 بہ نرو بے تمیز کس کو ہوئے ہیں عزیز
 آس ہے کوئی نہ پاس ایک تمہاری آس
 طارم اعلیٰ کا عرش جس کف پا کا پندرش
 کہتے کو ہیں عام و خاص ایک تمہیں ہو ملام

چھٹے میں ہو گا بھلا تم پہ کر وڑوں درود
 تم ہو تو پھر خوف کیا، تم پہ کر وڑوں درود
 کوئی بھی ایسا ہوا، تم پہ کر وڑوں درود
 عد ليعود الہنا تم پہ کر وڑوں درود
 نبضیں چٹیں دم چلا، تم پہ کر وڑوں درود
 لے مرے مشکل کشا، تم پہ کر وڑوں درود
 تم سے ہے سب کی بقا، تم پہ کر وڑوں درود
 آگے جو شہ کی رضا، تم پہ کر وڑوں درود
 بخش دو جرم و خطا تم پہ کر وڑوں درود
 شب میں کرو چاندنا تم پہ کر وڑوں درود
 کھول دو چشم حیا، تم پہ کر وڑوں درود
 دل میں رچا دو ضیا، تم پہ کر وڑوں درود
 لم ہے یہ وہ ان ہوا تم پہ کر وڑوں درود
 ایک تمہارے سوا، تم پہ کر وڑوں درود
 بس ہے یہی آس تم پہ کر وڑوں درود
 آنکھوں پہ رکھ دو ذرا، تم پہ کر وڑوں درود
 بند سے کرو رہا، تم پہ کر وڑوں درود

تم خوشگنائے حق خلق خدا خود غرض
 آہ وہ راہ صراط بندوں کی کتنی بساط
 بے ادب و بد لحاظ کرنے سکا کچھ حفاظ
 لوتہ دامن کی شمع جھونکوں میں ہے وزج
 سینہ کسے دلخ داغ کہہ دو کہے باغ باغ
 گیسو و قد لام الف کرد و با منصرف
 تم نے بزرگ فلک جیب جہاں کے شق
 نوبت در میں ملک خدام در ہیں ملک
 خلق تمہاری جیل خلق تمہارا جلیل
 طیبہ کے ماہ تمام، جلد رسل کے امام
 تم ہو جو او و کریم، تم ہو روف و رحیم
 خلق کے حاکم ہو تم، رزق کے قاسم ہو تم !
 کافع نافع و دافع ہو تم شافع و رافع ہو تم
 شافی و نانی ہو تم، کافی و دانی ہو تم !
 جائیں نہ جب تک نظام خدا ہے سب حرام
 مظہر حق ہو تمہیں مظہر حق ہو تمہیں
 زور و تار سناں تک یہ گریے کساں
 تم سے جہاں کا نظام تم پہ کروڑوں سلام

خلق کی حاجت بھی کیا تم پہ کروڑوں درود
 المدد اسے دینا تم پہ کروڑوں درود
 عفو پہ بھولا رہا، تم پہ کروڑوں درود
 آنکھوں سے حشر اٹھا، تم پہ کروڑوں درود
 طیبہ سے آکر صبا، تم پہ کروڑوں درود
 لاکے تہ تیغ لا تم پہ کروڑوں درود
 نوحہ کا ترک کیا، تم پہ کروڑوں درود
 تم ہو جہاں بادشاہ، تم پہ کروڑوں درود
 خلق تمہاری گما تم پہ کروڑوں درود
 نوشہ ملک خدا، تم پہ کروڑوں درود
 بھیک، ہو داتا عطا تم پہ کروڑوں درود
 تم سے ملا جو ملا تم پہ کروڑوں درود
 تم سے پس افروز خدا، تم پہ کروڑوں درود
 درود کو کرو دوا، تم پہ کروڑوں درود
 ملک تو ہے آپ کا تم پہ کروڑوں درود
 تم میں ہے ظاہر خدا، تم پہ کروڑوں درود
 بادشاہ ماورا تم پہ کروڑوں درود
 تم پہ کروڑوں ثنا تم پہ کروڑوں درود

بیسہ کام کی بھرن پھولیں نعم کے چمن
 اک شراعتے دیں ایک طرف حاسدین
 کیوں کہوں بکس ہوں میں کیوں کہوں بکس میں
 گندے کے کین منگے ہوں کوڑی کے تین !
 باٹے نہ دے کہیں گھاٹ مد گھر کے کہیں
 ایسوں کو نعمت کھلاؤ دودھ کے شربت پلاؤ
 گرنے کو ہوں روک لو، غوطہ لگے ہاتھ دو
 اپنے خطا داروں کو اپنے ہی دامن میں رو
 کر کے تھامے گناہ، مانگیں تمہاری پناہ
 کرو وعدہ کو تبہ حاسدوں کو مدد براہ
 ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی
 کام غضب کے کئے اس پہ ہے سرکارے
 آنکھ عطا کیجئے اس میں ضیا دیجئے !
 ایسی چلا دو ہوا، تم پہ کروڑوں درد
 بندہ ہے تنہا تنہا، تم پہ کروڑوں درد
 تم ہو میں تم پر قدا تم پہ کروڑوں درد
 کون ہیں پالتا تم پہ کروڑوں درد
 ایسے تہیں پالتا، تم پہ کروڑوں درد
 ایسوں کو ایسی غذا، تم پہ کروڑوں درد
 ایسوں پر ایسی عطا، تم پہ کروڑوں درد
 کون کہے یہ بھلا، تم پہ کروڑوں درد
 تم کہو دامن میں آ، تم پہ کروڑوں درد
 اہل دلا کا بھلا، تم پہ کروڑوں درد
 کوئی گئی سہرا، تم پہ کروڑوں درد
 بندوں کو چشم رضا، تم پہ کروڑوں درد
 جلوہ قریب آ گیا، تم پہ کروڑوں درد

کلام دہے لیجئے تم کو جو راضی کرے
 ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروڑوں درد

زعکست مائة ناباں آفریند زبوتے تو گلستاں آفریند

نہ از بہر تو صدف ایام نماند
 کہ طوبہ بہر تو ایساں آفریدند
 صبار است از بویت بہر صو
 چنان اقطاں و خیزاں آفریدند
 برائے جلوہ یک گلبن ناز
 ہزاراں باغ و بہستاں آفریدند
 زہر تو شاخے برگرفتند
 و زان بہر سلیمان آفریدند
 چو انگشت تو شد جولان و برق
 ز لعل تو شمع جاں فزاہیت
 نہ غیر کسریا جاں آفریدند
 ز لعل تو شمع جاں فزاہیت
 چہ نظارہ محبوب لہوت
 بنا کر دند تا قصر رسالت
 نہ بہر و چرخ بہر خوان جودیت
 عجب قرص و نمکداں آفریدند

ز حسرت تا بہار تازہ گل کردا

رقتایت بہ نال غم آفریدند

وَلِیْفَہُ قَادِرِیْہُ

فَقُلْتُ لِمَ مَرَّتْ فِیْ فِیْ تَعَالٰی
 پس کفیم بارہ ام را سویم ؟

سَفَا فِی الْمَیْمَنِ کَا مَاتِ اَوِیْمَان
 داو شتم جام وصل کبیر

الصلا اسے فضلہ خورانِ حضور
 بخشش کروں گرنہ عزمِ خسروی
 سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْرِي فِي كَأْسِ
 شد دواں در جاہا سوئم رواں
 شکر تو از ذکرِ شکرِ اکبر بود
 سوئے سے پر بوئے سے مڑاں
 فَقُلْتُ لَسَايَرِ الْأَطْيَابِ لَمَّا
 گفتم اے قطبیاں بھوں شانِ من
 جمع خواندی تا قوی ولہا شوند
 ورنہ تا بامِ حضور تو سعود
 دھمو واشوبوا انتم جنودی
 ہمت آرید و خوریدے لشکر
 لشکر حق بامِ تو لبِ نری ست
 تا بامِ آید ان شاء العظیم
 شریعتِ مصلحتی من بعدِ سکری
 من شدم سرشارِ دسورم می چشید
 فضلہ خورانش شہاں من گدائے

شاہ پر خود ست و صہبا درو تو
 آخراں نوشیدہ خواندن بہرِ مصیت
 فَهَنْتُ بِمَكْرَتِي بَيْنَ النَّوَالِ
 والہ سکرم شدم در سر رواں
 سکر چیل حکمِ خدی برمی رود
 بادہ خود سویت پیائے سرواں
 بِمَعَالِي وَادُخُلُوا أَشْجَرُ رَجَائِي
 جملہ درآیند تہاں مردانِ من
 ہم زعمون خالِ خود وادی کند
 حاش لبِ شتاب دیارے کہ بود
 منافی المقوم بالوافی ملا ہے
 ساقیم دادہ لبالب از کرم
 ہر لبالب را چکیدن دیے است
 اَنْ لَفِيْبِ الْأَرْضِ مِنْ كَأْسِ الْكَرِيمِ
 و لا نلتَمِ علوی و انصا ہے
 رخت تا قریب و علوم کے کشید
 روئے آنم کو کہ خواہم قطرہ لائے

یقلے جو شہسہم گفتہ ملائے
مقام کو اعلیٰ جمعاً و سکن
جائے تاہاں بالا وئے جاہم بود
حاجت بالاتر نہ ہم جاہسہا
پاشہا چہ بود کہ سر را دیر پات
پات ہم کے چوں فرو دانی زجات
مقامی فوق کمر مازاں عالی
فوق تاہاں از روز اول تا ابد
جاہسہا خود بہت بہر پاہسہا
پات ہم کے چوں فرو دانی زجات



انا فی حضرتہ التقرب و حدی
یکہ در مستقیم صدا گر و اندم
یکہ می گر و اندت تو یک نہ غیر
تلج تربیش شاماں بر سر نہ
انا البانزق اشہب ہل شہیم
بازا شہب ہاں شہماں چوں صام
بصر فنی و حسب ذوالجلال
حال و کافی آن جلیل و اعدم
حال ماگر و اں نہشہ ہا سئے خیر
شیء اللہ قرب خود مارا بدہ
و من ذانی الرجال اعطی مثالی
کبیت در مرماں کہ چوں من یا تمام

جملہ اشہباز طیرستان قدس
 شاد ماں برقمی و کوثر بزم
 کسافی خلعت بطراز سند
 غلغم باخوش کما عسکرم داد
 یارب ایں خلعت بایوں تان شود
 تاج را از فرق خود معراج ده
 و اطلعت علی سیرتہم
 آگہم فرمود بر رازتہم
 عہدہ از تو عہد از تو ماند تو
 یقلے رخ رخ ز ماں خرمی است
 و ملا فی علی الاقطاب جمعاً
 و الیم کردہ بر قطاب جہاں
 اسے ثریا تاثرے امرت امیر
 پیش ازاں کا قند سچے آتش نیار
 فلو القیت سری فی مجاہد
 راز خود گر منگم اندر بحار
 نفس و شیطان نزع جاں کو مانشور

اسے شکار پنجہ ات مرغان قدس
 گزنگہ بر خستہ چندے ہم نگوں
 و توجہی بتیجات الکمال
 بر رسم مدتاج دارائی تہاد
 حد پوشا یک نظر پر پشت خود
 بر رسم از خاک راست تاج وہ
 و قلدی و اعطانی سواہی
 عہدہ داد و جملہ کام آں کریم
 ما بظلمت و ہم نماز تو
 شوئے ماسخہ حال اترس کیست
 فتحی نافذ فی کل حالہ
 بس بہر حال ست حکم من رواں
 بحرے بے حکم را و حکم گیر
 نرم نرم از دست لطف راست
 صادر الکل غوراً فی الزوال
 جملہ کم کرد و دست رفتہ بغار
 نامہ خواندن بر سر خنجر عبود

حاضر ایا هفت دریا در رهم
 و لوالقیبت سری نی جبال
 رازم از جلوه دهم گرد جبال
 اے ز رازت کوه کاه و کاه و کوه
 طاعت کاه است جسم کوه زار
 و لوالقیبت سری فوق بنا پ
 پر تو راز انگنم گر بر اشیر
 نیرامن نازیم انس و ختم
 زار من از زود با خود نوش کن
 و لوالقیبت سری فوق میت
 راز خود بر مرده گرامنگنم
 اے نگاہت زنده ساز مرد با
 این لبانت جلوه بار شہد کن
 و مناسنہا شہور اودھور
 نیست شہرے نیست دہکے اور
 اے در تو موضع ہر و ہر شہر
 ہر مہ علم کن از مہرت بخیر

دست گیر اے یم رزارت کم زخم
 لدکت و اختفت بین الرمال
 پارہ پارہ گشتہ نیپاں در مال
 کاه بیجاں راست سہ راہ کوه
 کوه را کاه و سپرد کاه زار
 لخموت و انطقت من سجال
 سر و خامش گرد و ما ز رازم سیر
 ہم دل رازم در و نش سو ختم
 نار من از خود خود خاموش کن
 لقام بقدرتہ العولی تعالی
 زندہ بر خیزد باذن فعالکم
 چہیت پیشیت و عل امر و
 تم لبس را مردہ ام رازندہ کن
 تمز و تقضی الا اتالی
 تا نیاید بر دم پیش از ظہور
 بد کانت را چہ ترس از دست و ہر
 خیر محضامن نہ بینم یح منیر

و تخبرنی بسایاتی و تجربی
 جملہ گوید بامن از حال و صف
 لوحشش اللہ و بیدایں شہ و بطل
 و در جہاںش کے کجایابی اماں
 مریدی ہم و طب و شطرم و غن
 بندہ ام خوش می سرا بیایک دست
 این سخن دانیدہ باید بندہ کو
 شاد و پاکو بایں رود و جانم و تن
 مریدی لا تحف الله رجب
 رب من حق بندہ از ترسے مثال
 اسے ترا اللہ رب محبوب اب
 رب و اب پاکت نمود از ریث عیب
 مریدی لا تحف و طمش فانی
 بندہ ام ترسے مدار از بد سگال
 شکر حق با نیکو کارن شہ و سرست
 بندہ ات را دشمنان و اندھس
 طبعی فی السماء و الارض و وقت

تعلمنی فاقصر عن جدالی
 از جدالم دست کوتہ باید ست
 عرض بگی در او ماہ و سال
 خود کنیز از زمین پستہ دماں
 داخل ما قتلہ فالاسم عالہ
 ہرچہ خواہی کن کلا نسبت بر ترست
 بندہ کن اے بادشاہ بندہ جو
 بد مریدی ہم و طب و شطرم و غن
 عطائی رفعتہ تلت المنال
 رفتم آمد رسیدم تا مثال
 طرفہ مر لولی و محسبوی عجب
 از دلم برکش شہا پر عیب و رب
 عندم قاتل عند القتال
 سوت غم و قاتم وقت قتال
 خانہ زادیم زیاب و مادر سست
 یا غور و قاتلا فریاد و سس
 و شاد و سس السعافہ قہ بدالی

نو تم در خضری و عنبراز وند
 یارب این شه و مبارک دیر باز
 بادشاہ شکر سلطانی خویش
 بلاد الله ملکی تحت حکمی
 ملک حق ملک مفسرمان من
 بارک الله وسعت سلطان تو
 تیرہ وقتے خیرہ بختے سینہ ریش
 نظرات الی بلاد الله جمعا
 در نگاہم جملہ ملک زوہ بحلال
 وہ کہ ترے بیسی و مادر گناہ
 چشم وہ تاریں بلا ہماریم
 وکل ولی لہ قدم والی
 ہر ولی را یک قدم داوند و ما
 کام جا نہا تو بگام مصطفیٰ
 گام بر گام سگے مارا ہیں
 درست العلم حتی موت قطبا
 درس کردم علم تا قطبے شدم

شد نقیب ہو کم بخت بلند
 تحت و بخت و تاج و باج و ساز و
 یک نگاہے برگداٹے سینہ ریش
 دو وقتی قبلہ قلبی قد سفالی
 وقت من شد صاف پیش از جان من
 شرق تا غرب آن تو ستربان تو
 برود آمد وہ زکوٰۃ وقت خویش
 کھن دلت علی حکم اتصال
 مانہ خردل سان حکم اتصال
 آہ آہ از کورے ما آہ آہ
 روٹے تو بنیم و بر پا جان دیم
 علی قدم النبی بدر الکمال
 بر قدم ہائے نبی بدر الکمال
 حیوت بر خطوات دیو آئیم ما
 دست وہ بر کش سوئے راہ مبین
 و نلت السعد من مری العوالی
 کرو مولاٹے موالی اسعدم

است سعید یوسف سعید سعد دین
 نے ہیں سعدی کہ شایا سعد کن
 رحالی فی عواجدہم صیام
 در تموز روز جیشتم روزہ وار
 کار مردانت صیام ست و قیام
 مرد کن یا خاک را پب کن شتاب
 انا الحسنی والمصدق مقامی
 از حسن نسل من و محدث مقام
 سرور انا ہم براہ افتادہ ایم
 گل براہ ایک قدم گل کم بدار
 انا الجلیلی محی الدین امی
 مولد جمیلاں و نام محی الدین
 اسے ز آیات خدا را یات تو
 جلوہ وہ از را میت ایس آیت
 و عبد القادر المشہور اسمی
 نام مشہور است عبد القادر م
 آن جدت چوں نباشد آن تو

سعد خیرشت بندہ اے سعد دین
 سعد کن بمعہ مارا سعد کن
 وفی ظلم الیالی کالی لالی
 در شب تیرہ چو گوہر نور بار
 کام ما، در خور و بام و خواب شام
 ایس بہائم را چناں گوین تداپ
 واقدا می علی عقی الرجال
 پائے من برگردن جملہ کرام
 پائے مالت را سے بہادہ ایم
 حسبتہ شد مرد را من کشاں
 و اعلا می علی راس الجبال
 را یتسم بر قلمائے کوہ ہیں
 معجزات مصطفیٰ آیت تو
 چوں منی محشور زیر آیتت
 وجدی صاحب العین اکمال
 عین ہر فضل آن جد اکرم
 وارثی اے جان من قربان تو

برفناٹے ناقص افشاں نواں

یک چشیدن آبے از بحر الکمال

خفته دل تا چند تنگ زیستن

بر رخش از بحر فقل آبے بزن

تشنه کاسے پایا ہے کردہ غمش

بحر سائل را بگو خود رو برش

رو برشش اورا برش بیدار ساز

ہوش بخشش نوش بخش دجاں نواز

جاں نواز اجاں فدائے نام تو!

کام جاں وہ اسے جہاں در کام تو

ایں دعا از بندہ آمین از ملک

پوزش از بغدادا جانب از ملک

ترجمہ عندلیب قلم پر شاخ سار برح اکرم حضور پیر مرشد حق علیہ الرحمہ

خوشادے کہ دہندش دلائے آل رسول

مکناد بندہ بخشش اے خدائے آل رسول

ہزارہ وسیع سعادت برآرد از صدقے

سیر سپید نہ شد گر رخسید مهرش داو

اذا سدا ذکر الله معاینہ بینی

خبر و بہ زیگ لا الہ الا اللہ

ہزار ہر پہ دور مہا بنے او چو ہر ہا

خوشا ہے کہ کنندش فدائے آل رسول

برائے آل رسول از برائے آل رسول

بہائے ہر گہرے بے بہائے آل رسول

سیر سپید کہ سازد عظمائے آل رسول

من و خدا کے من آنت اوائے آل رسول

فائے آل رسول و بقائے آل رسول

بروزنے کہ درخشند فیائے آل رسول

نصیب پشت نشیناں بلند لیت اینجا
 بر آب چرخ بریں و ہیں ستانہ او
 قبلے شہ تکیم سیاہ خود غنمد
 دوائے تلخ مخور شہد نوش و مژدہ پوشش
 ہیں نہ از سر افسر کہ ہم ز سر بر خاست
 بسخر و طعنہ سختی زند بے سار و ضی کول
 و در باغ مٹی غنیمت ہائے زربہ گرہ !
 ز چرخ دکان ز سر شرقی و مغربی آرد
 جرس بصلہ اش انچہ گفت راہی را
 رسول ماں شوی از نام او نمی بینی
 نجد قش نخرو باج و تاج رنگ و رنگ
 اگر شب رست و خطر سخت و رہ نمیدانی
 ز سر نہند کلاہ و سرور مدعیان !
 ہزار جامہ سالوس راکتانی وہ
 مرد بیکدہ کا نجا سیاہ کارانتہ
 مرد بکلیس فسق و نجد شیاواں
 مرد بکلیس ایں دروغ با نالہ هیچ

تو نصیب در بر تقاتے آل رسول
 گرا نجاک و بیابانے آل رسول
 سیہ کلیم نباشد گداے آل رسول
 بیامریض بدار الشفائے آل رسول
 نشست ہر کہ بغرض ہائے آل رسول
 بسنگ محرز و زوگر صباے آل رسول
 دم سوال حیا و عتائے آل رسول
 بدروس بس کیاے آل رسول
 ہاں بلسلہ آرد و راستے آل رسول
 دو حرف معرفہ در ابتداے آل رسول
 سپید بخت سیاہ سرائے آل رسول
 بند چشم و بیابانقائے آل رسول
 بکلوہ مدولے کفش پائے آل رسول
 تباہ اے مہ جیب قبلے آل رسول
 بیابانلقہ نور زراے آل رسول
 بیابانخن اتقائے آل رسول
 بیابانکہ دل کشائے آل رسول

ازاں باخمن پاک سبز پوشاں رقت
 شکست شیشہ بجز و پری بشیشہ ہنوز
 شہید عشق نیر و کہ جان بساناں قادر
 بگو کہ دلے من دولت مردہ ماذن من
 کہ می بر و زمر لعل تلخ کام نیاز
 صبا سلام اسیران لبہ بل رساں
 خطا مکن و لکا پر وہ الیت وری نیست
 یح و غنم عیار کمان و نب شعار
 ہر کو نکٹ کند نکٹ پیر نفس نیست
 سپاس کن کہ پاس و پاس بد نشان
 نہ سنگ بشور و شیر بنامشی کاہد
 تواضع شہ مسکین نواز را تا زم
 منم امیر جہانگیر کج کلاہ یعنی
 مگر کہ دیدہ گری و غبار دیدہ بند
 اگر ثلث خلافت دہر فقیر سے را
 نگیر حردہ کہ آن کس و اہل میں کارست
 ہیں تفاوت رہ از کجاست تا کجا

کہ سبز لید وراں بزم جاسے آل رسول
 نعل نیر و دو آن جلوہ ہائے آل رسول
 تو مردی ایکہ جدائی نہاے آل رسول
 منال پرزہ کہ بہات دلے آل رسول
 بعد شہر فروش بقلے آل رسول
 بطاثران ہوا و قضاے آل رسول
 مجوش مخور ذاکتوں صداے آل رسول
 اگر ادب نکلند از براے آل رسول
 غنی ست حضرت چرخ آستان آل رسول
 نیاز و ناز نہاد و شنائے آل رسول
 و قد بد و ضیائے دکائے آل رسول
 کہ بچو بندہ کند بوس پائے آل رسول
 کینہ بندہ و سکن گدائے آل رسول
 بکار نیست کنوں تو تیاے آل رسول
 عجب دار زلفین سنائے آل رسول
 کہ دانند اہل نمودن عطائے آل رسول
 تبارک اللہ ما تناسے آل رسول

مرا نسبت ملک است امید آنکہ بہ حشر
نہا کنند بیا سے رضا سے آل رسول

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
مہرِ سپورخِ نبوت پہ روشن ورود
شہرِ یارِ ارم تا حیدرِ حرم
شبِ اسری کے ولہامِ قائم ورود
عرش کی زیب و زینت پہ عرشی ورود
فہرین لطافت پہ الطفت ورود
سرمہ نازِ قسم مغرورِ رادِ حکم
لفظِ ستر و حدت پہ یکتا ورود
صاحبِ رحمت شمس شوقِ القمر
جس کے زیرِ لوا آدم و من سوا
عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگین
اصل ہر لوب و بہودِ تحسین وجود
فتح بابِ نبوت پہ بے حدود ورود
مشرقی انوارِ قدرت پہ نوری حدود

شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام
نورِ بہارِ شفا عت پہ لاکھوں سلام
نوشہٴ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام
فرش کی طیب و زینت پہ لاکھوں سلام
زیب و زینِ لطافت پہ لاکھوں سلام
یکتا از فضیلت پہ لاکھوں سلام
مرکزِ دورِ کثرت پہ لاکھوں سلام
نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام
اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام
اس کی قاہرِ ریاست پہ لاکھوں سلام
قاسمِ کثرِ نعمت پہ لاکھوں سلام
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام
فتحِ از بارِ قربت پہ لاکھوں سلام

بے سہم و تقسیم و عدلی و مشیل
 ستر غیب ہدایت پہ پھنی درود
 ماہ لاہوت خلوت پہ لاکھوں درود
 کثیر ہر یکس و بے نوا پر درود
 پر تو اسم ذات احد پر درود
 مطلع ہر سعادت پہ اسعد درود
 خلق کے وادرس سب کے خدایرس
 مجھ سے یکس کی دولت پہ لاکھوں درود
 شمع بزم دلی ہوں گم سناتا
 اہلئے دلی ابتداءئے یکی
 کثرت بعد قلت پہ اکثر درود
 رب اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
 ہم غریبوں کے آقا پر بے حد درود
 فرحت جان مومن پہ بے حد درود
 سبب ہر سبب منتہائے طلب
 مصدر مظهریت پہ اظہر درود
 جس کے جلوے سے مرجھائی کلیں کھیں

جو ہر فرد عزت پہ لاکھوں سلام
 طہر حیب نہایت پہ لاکھوں سلام
 شاہ ناسوت جلوت پہ لاکھوں سلام
 حوزہ ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام
 نسخہ جامعیت پہ لاکھوں سلام
 مقطع ہر سیادت پہ لاکھوں سلام
 کف روز مصیبت پہ لاکھوں سلام
 مجھے یکس کی قوت پہ لاکھوں سلام
 شرح متن ہدایت پہ لاکھوں سلام
 جمع تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام
 حریت بعد ذلت پہ لاکھوں سلام
 حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام
 پہا قیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام
 غیظ طلب ضلالت پہ لاکھوں سلام
 علت جملہ علت پہ لاکھوں سلام
 منظر مصدریت پہ لاکھوں سلام
 اس گل پاک غبت پہ لاکھوں سلام

قد بے سایہ کے سایہ مرحمت
 طائرانِ قدس جس کی ہیں قمرایں
 وصف جس کا ہے آئینہ حق منسا
 جس کے آگے سرسرواں خم رہیں
 وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا
 لیلة القدر میں مطلع الفجر حق
 لخت لخت دل پر جسگر چمک سے
 دور و نزدیک سے سننے والے وہاں
 چشتہ مہر میں موج نور حلال
 جس کے ماتھے شفاعت کا سہارا
 جس کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی
 ان کی آنکھوں پہ وہ سایہ انگن مرہ
 اشکباری شرکاں پہ برسے درود
 معنی قداہی مقصد ماطنی
 جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
 نیچی آنکھوں کی شرم رحیا پر درود
 جن کے آگے چراغ قمر جھللائے

لعلِ مدد و رافت پہ لاکھوں سلام
 اس سہی سرور قامت پہ لاکھوں سلام
 اس خدا سا طلعت پہ لاکھوں سلام
 اس سرتاج رافت پہ لاکھوں سلام
 لکھ ابر رحمت پہ لاکھوں سلام
 مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام
 شانہ کرنے کی حالت پہ لاکھوں سلام
 کاین لعل کرامت پہ لاکھوں سلام
 اس رنگ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام
 اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام
 ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
 ظلمہ تھیر رحمت پہ لاکھوں سلام
 سلک در شفاعت پہ لاکھوں سلام
 نرگس بارغ قدرت پہ لاکھوں سلام
 اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام
 اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام
 ان نثاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

ان کے خد کی سہولت پہ بید درود
 جس سے تار یک دل جگ گانے لگے
 چاند سے منہ پہ تاباں دھنشاں درود
 شبنم باغ حق یعنی رخ کا عسرق
 خط کی گرو دہن وہ دل آنا بھین
 ریش خوش معتدل مریم ریش دل
 پتلی پتلی گل قدس کی پتلیاں
 وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
 جس کے پانی سے شاداب جان و جہاں
 جس سے کھاری کنوئیں شیرۂ جاں بنے
 وہ زیاں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
 اس کی پیاری فصاحت پہ بید درود
 اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں رو
 وہ دعا جس کا جو بن ہمار قبول
 جس کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے
 جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
 جس میں نہریں میں شیر و شکر کی واں
 دوش بردوش تھے جن کے شانِ شرن

ان کے قد کی رشاقت پہ لاکھوں سلام
 اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام
 نگ آگیاں صباحت پہ لاکھوں سلام
 اس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام
 ہنرۂ ہر رحمت پہ لاکھوں سلام
 ہلالۂ ماہ ندرت پہ لاکھوں سلام
 ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
 چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
 اس دہن کی تراوت پہ لاکھوں سلام
 اس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام
 اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
 اس کی دیکش بلاغت پہ لاکھوں سلام
 اس کی خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام
 اس نسیم اجابت پہ لاکھوں سلام
 ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام
 اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
 اس گلے کی نصارت پہ لاکھوں سلام
 ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

روئے آئینہ علم لپشتِ حضور
 حجبِ اسود کعبہ حبان و دل
 ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا !
 جس کو بار و دو عالم کی پر واہنیں
 کعبہ دین و ایمان کے دونوں ستون
 جس کے ہر خط میں ہے موج نورِ کرم
 نور کے چشمے لہرائیں دریا بہ میں
 عید مشکل کشائی کے چکے ہلال !
 رفع ذکر جلالت پہ ارفع درود
 دل سمجھ سے دراپے مگر یوں کہوں
 کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
 جو کہ عزم شفاعت پہ کھنچ کر بندگی
 انبیاء و کرم زالنوان کے حضور
 ساقِ اصل قدم شاخِ نخیں کرم
 کھائی قرآن نے خاکِ گزرِ مستم
 جس شہبانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
 ذریعہ شاداب و ہر ضرع پر شیر سے
 پہلے سجدہ پہ روزِ ازل سے درود

لپشتِ قصرِ ملت پہ لاکھوں سلام
 یعنی مہرِ نبوت پہ لاکھوں سلام
 موجِ بحرِ سماعت پہ لاکھوں سلام
 ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام
 ساعدینِ رسالت پہ لاکھوں سلام
 اس کتبِ بحرِ سمیت پہ لاکھوں سلام
 انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام
 ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام
 غنیہِ راتِ وحدت پہ لاکھوں سلام
 اس شلکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
 اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام
 زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام
 شریحِ راہِ اصابت پہ لاکھوں سلام
 اس کھنڈِ پاکی حرمت پہ لاکھوں سلام
 اس دلِ امروزِ سماعت پہ لاکھوں سلام
 برکاتِ رضاوت پہ لاکھوں سلام
 یا کارِ امت پہ لاکھوں سلام

ذرع شاداب و ہر صرع پر شیر سے
 بھائیوں کے لئے ترک پستان کریں
 مہر والا کی قسمت پر مہر درود
 اللہ اللہ و د بچنے کی چھین
 اچھٹے بوٹوں کے نشوونما پر درود
 فضل پیدائشی پر ہمیشہ درود
 اعتلائے جبلت پر سالی درود
 بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود
 بھینسی بھینی ہلک پر مہکتی درود
 میٹھی میٹھی عبارت پر شیریں درود
 سیدھی سیدھی روش پر گلدرد درود
 روزگرم و شب تیرہ و تار میں
 جس کے گھیرے میں ہیں انبیاء و ملک
 اندھے شیشے جھلا جھل و کٹے گئے
 لطف بیدار شب پر بے حد درود
 خندہ صبح عشرت پر نوری درود
 زخمی شوقے لبنت پر دائم درود

برکات رخصت پر لاکھوں سلام
 دودھ پیتوں کی نصفت پر لاکھوں سلام
 برج ماہ رسالت پر لاکھوں سلام
 اس خدا بھاتی سورت پر لاکھوں سلام
 کھتے غنچوں کی نیکت پر لاکھوں سلام
 کیسے سے کراہت پر لاکھوں سلام
 اعتدال طوہیت پر لاکھوں سلام
 بے تعلق ملاحت پر لاکھوں سلام
 پیاری پیاری نفاست پر لاکھوں سلام
 اچھی اچھی اشارت پر لاکھوں سلام
 سادی سادی طبیعت پر لاکھوں سلام
 کوہ صحرای کی خلوت پر لاکھوں سلام
 اس جہانگیر ابشت پر لاکھوں سلام
 جلوہ ریزی دعوت پر لاکھوں سلام
 عالم خواب راحت پر لاکھوں سلام
 گرہ ابر رحمت پر لاکھوں سلام
 گرمی شان سطوت پر لاکھوں سلام

جس کے آگے کبھی گردنیں جھک گئیں
 کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
 گرد و دست انجم میں ریشاں ہلال
 شہزاد بکیر سے مقرر مہترائی زمین !
 نعر ہائے دلیران سے بن گو بختے
 وہ چٹا چاق خنجر سے آتی صدا
 ان کے آگے وہ حمزہ کی جانبازیاں
 الغرض ان کے ہر موہ لاکھوں درود
 ان کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود
 ان کے مولیٰ کے ان پر کروڑوں درود
 پارہائے صفت غنیہ ہائے متدس
 آبِ تطہیر سے جس میں پوئے جمے
 خون خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر
 اس قبولِ حبرِ پارہ مصطفیٰ
 جس کا آئینہ دیکھا مہر نے
 سیدہ ظاہرہ طیبہ طابہ
 حسن مجتبیٰ سید الاسخیا

اس خدا و شوکت پہ لاکھوں سلام
 آنکھوں والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام
 بدہ کی دفع ظلمت پہ لاکھوں سلام
 جنبشِ حبش نصرت پہ لاکھوں سلام
 غزٹ گوس جرات پہ لاکھوں سلام
 مصطفیٰ تیری مولت پہ لاکھوں سلام
 شیرِ غانِ سطوت پہ لاکھوں سلام
 ان کی ہر خودِ خصلت پہ لاکھوں سلام
 ان کی ہر وقتِ حالت پہ لاکھوں سلام
 ان کے اصحاب و غرّت پہ لاکھوں سلام
 اہل بیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام
 اس ربانِ نجابت پہ لاکھوں سلام
 ان کی بے لوثِ طینت پہ لاکھوں سلام
 حبلہ آراے عفت پہ لاکھوں سلام
 اس ردائے نہایت پہ لاکھوں سلام
 جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام
 راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

اوج مہر ہدیٰ موج بحر ہندی
 شہد خوار لعاب زبان نبی !
 اس شہید بلا شاہ گلگوں تبا
 وہ مدح بخت مہر برج شرف
 اہل اسلام کی مادران شفیق
 خلوتیاں بیت البثرت پر درود
 سیما پہلی ماں کہتے امن و امان
 عرش سے جس پر تسلیم نازل ہوئی
 منزل من قصب لا نصب لا منتخب
 بنت صدیق آرام جان نبی ! !
 یعنی بے سورہ نور جن کی گواہ
 جن میں روح القدس بے لہازت نہجائیں
 شمع تابان کا شانہ اجتہاد
 جان تبارک بدر واحد پر درود
 وہ دسوں جن کو جنت کا خردہ ملا
 خامں اس سابق سیر قریب خدا
 سایہ مصطفیٰ مایہ اصطفتا

روح روح سخاوت پہ لاکھوں سلام
 چاشنی گیر عظمت پہ لاکھوں سلام
 بیکیں وشت غربت پہ لاکھوں سلام
 رنگ رومی شہادت پہ لاکھوں سلام
 بالوان طہارت پہ لاکھوں سلام
 پروگیان عفت پہ لاکھوں سلام
 حق گذار رفاقت پہ لاکھوں سلام
 اس سراسر سلامت پہ لاکھوں سلام
 ایسے گوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام
 اس حریم برأت پہ لاکھوں سلام
 ان کی پُر نور صورت پہ لاکھوں سلام
 اس سرادق کی عصمت پہ لاکھوں سلام
 مفتی چاند ملت پہ لاکھوں سلام
 حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
 اس مبارک جہالت پہ لاکھوں سلام
 اوحدا ملیت پہ لاکھوں سلام
 عز و تاز خلافت پہ لاکھوں سلام

یعنی اس افضل المخلوق بعد الرسل
 اصدق الصادقین سید المتقین
 وہ عمر جس کے اہل آپ سشیہا سقر
 فاروق حق و باطل امام الہدی
 ترجمان نبی، مہربان نبی
 زاہد مسجد احمدیہ پر درود
 در منشور قرآن کی سب سے
 یعنی عثمان صاحب تمییز پر سے
 مرتضیٰ شیر حق الشیخ الاشجعین
 اصل نسل صفا درجہ وصل خدا
 اولین واقع اہل رفیع و خروج
 شیر شمشیر زن شاہ خیبر شکن
 حاجی رفیع و تغفیل و نصب و خروج
 موشین پیش فتح دیں فتح سب
 جس مسلمان نے دیکھا انہیں ایک نظر
 جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی
 باقی ساقیان شراب طہور

نماں اثین ہجرت پہ لاکھوں سلام
 چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام
 اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام
 تیغ مسلول شدت پہ لاکھوں سلام
 جان شان عدالت پہ لاکھوں سلام
 دولت جیش شہرت پہ لاکھوں سلام
 زہج و دار عفت پہ لاکھوں سلام
 حلقہ پوش شہادت پہ لاکھوں سلام
 ساقی شیر و شربت پہ لاکھوں سلام
 باب فصل ولایت پہ لاکھوں سلام
 چارمی رکن ملت پہ لاکھوں سلام
 پر تو دست قدرت پہ لاکھوں سلام
 حامی دین و سنت پہ لاکھوں سلام
 اہل خیر و عدالت پہ لاکھوں سلام
 اس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام
 ان سب اہل محبت پہ لاکھوں سلام
 زین اہل عبادت پہ لاکھوں سلام

اور جتنے ہیں شاہزادے اس شاہ کے
 ان کی بالاشرافت پہ اعلیٰ درود
 شافعی مالک احمد امام حنفی
 کا طائرِ طریقت پہ کامل درود
 غوثِ اعظم امامِ اہل بیت و آلہ
 قطب و ابدال و ارشاد و رشد مرشاد
 مروخیلِ طریقت پہ بے حد درود
 جس کی منبر ہوئی گردنِ اولیاء
 شاہِ برکات و برکاتِ پیشیناں
 سیدِ آلِ محمد امامِ الرشید
 حضرتِ حمزہ شیرِ خدا و رسول
 نام و کام و نثر و جان و حال و مقال
 نورِ جاں عطرِ مجموعہ آلِ رسول
 زریبِ سجادہ سجادہ نوری شاہ
 بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
 تیرے ان دوستوں کے طفیل اے خدا
 میرے استاد ماں باپ بھائی بہن

ان سب اہلِ مکانت پہ لاکھوں سلام
 ان کی والاسیادت پہ لاکھوں سلام
 چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام
 حاملانِ شریعت پہ لاکھوں سلام
 جلوہ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام
 محی الدین ملت پہ لاکھوں سلام
 فرواہلِ حقیقت پہ لاکھوں سلام
 اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام
 نو بہارِ طریقت پہ لاکھوں سلام
 گلِ رومنِ ریاضت پہ لاکھوں سلام
 زینتِ قادریت پہ لاکھوں سلام
 سب میں اچھے کی صورت پہ لاکھوں سلام
 میرے آقا کے نعمت پہ لاکھوں سلام
 احمد نورِ طہیبت پہ لاکھوں سلام
 تا ابد اہلِ سنت پہ لاکھوں سلام
 بندہ ننگِ خلقت پہ لاکھوں سلام
 اہلِ دلد و عشیرت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا سی رحمت پہ دعوت نہیں
 کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
 شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام
 بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام
 مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں نہ
 مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اے شافعِ ترواناں مے چلے دروہاں
 اے مسندتِ عرشِ بریں مے خادمِ بریں
 اے مرہمِ زخمِ جگرِ یاقوت لب والا گہرا
 اے جانِ من جانانِ من ہم درہم درہم
 اے مقتدا شمعِ ہدایے نورِ خدا قلمتِ زوا
 عینِ کرمِ زینِ حرمِ ماہِ قدمِ انجمِ حندم
 آئینہٴ حیرانِ تو شمسِ و قمرِ جوہانِ تو
 گلِ مستِ شہزادے تو میلِ ہمارے سے تو
 بادِ صبا جوہانِ تو باغِ خدا از آنِ تو
 یعقوبِ گریانتِ شدہ ایوبِ حیرانتِ شدہ
 حضرتِ گویاں العطشِ موسیٰ با مینِ گشتِ عش
 درِ ہجرِ تو سوزاں و لم پارہِ جگرِ از رنجِ و غم
 بہرِ خدا مرہمِ نہ از کارِ من بکشا گرہ
 جانِ دل در روحِ رواں یعنی شہِ عرشِ آستان
 مہرِ فلکِ ماہِ زمیں شاہِ جہاں ریبِ جہاں
 غیرتِ دہِ شمسِ و قمرِ رشکِ گلِ جانِ جہاں
 دینِ من و ایمانِ من امن و امانِ امتاں
 ہریتِ ندا ما بہت گدا نورتِ جدا نایاں
 وادِ چشمِ عانی ہم زیرِ قدمِ سدا مکاں
 سیارِ با قربانِ تو شمعِ خدا پروازِ ساں
 سنبلِ شامِ موسیٰ تو طوطیِ بیادِ نغمہٴ خواں
 بالا بلا گردانِ تو شاخِ چمنِ سروِ چہاں
 صانعِ حایِ خواہنتِ شاہِ ایہ بیکہ تازِ لامکاں
 یعقوبِ شدِ بیائشِ و ریادتِ اے جانِ تہاں
 صد داغِ سینہٴ اذالمِ و ز چشمِ دریائے رُاں
 فرما درسِ واکے بدستے با افتادِ کماں

مولیٰ زیبا افتاده ام دارم شہا چشم کرم
 شکر مدہ گو یک سخن تلخ است بدین جان من
 مہربان ماہِ محرم جسے بجاں بندگاں
 بار نقاب از رخ فلک پیرِ مہمانِ خستہ جاں
 شجرۃ طیبۃ اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء

نالہ دلِ اسیر کار ابد قرار صلوات اللہ علیہ و آلہ و سلم
 یا خدا بحر جناب معطفی امداد کن
 یا شفیع المذنبین یا رحمتہ للعالمین
 یا شفیع المذنبین یا رحمتہ للعالمین
 حوز من لا حوز لہ یا کمثر من لا کثر لہ
 ثروت بے ثروتان اسے ترتیب تو ما
 یا مضمین الوجود یا سر الوجود اسے تخم بود
 لے میثاق لے غوث لے عیش لے خیانت نشانی
 نعمت بے محتاجے منت بے مستی
 نیر انوار الہدی بدر الدجی شمس الضحی
 اسے گدایت جن دانش و خرد غمان و ملک
 اسے قریشی ہاشمی طیبی تنہا می بطحی
 یا طیب الروح یا طیب الفتوح اسے قبح
 لے عطا پاش لے خطا پوش لے عفو کش لے کیم
 یا رسول اللہ از پیر خدا امداد کن
 یا امان الخائفین یا ملجئ امداد کن
 عز من لا عز لہ یا مرتجئ امداد کن
 اسے پناہ بے کساں لے غزوہ امداد کن
 اسے بہار ابتداء انتہا امداد کن
 لے غنی لے غنی لے غنی لے صاحب حیا امداد کن
 رحمت بے زمتا عین عطا امداد کن
 لے رخت آئینہ ذات خدا امداد کن
 اسے ندایت دلش و فرشتہ اش و سما امداد کن
 عز بیت اللہ و عذرا قبا امداد کن
 مظہر سبح پاک از عیبہ امداد کن
 لے سراپا رفت رب العلی امداد کن

اے سرورِ جانِ نغمین اے پئے امتِ خیر
 اے ہیں عطرِ زاملی جو نہ عطارِ قدس
 ایک عالمِ جگہ وادنت مگر عیب و قصور
 بند کمرے و مٹائے ستامی بندگیاں
 اے علیم اے عالم اے علیم اے علیم
 اے بدست تو عنای کن کن کن لا تکن
 سید الشہداء اہلب النبی اہلب الموی
 سرورِ کھف الوری تن را دران عیاں باشا
 اے برائے ہر دلِ مستوش و شیم پوغبار
 دین جاں جانِ جہاں جانِ جہاں جانِ جہاں
 من علیہا نان آقا آچہ بریوے زمین است
 کل شئی حالتِ الادجہء اے آئیکہ خلق
 سہل کارے یا شدت تسہیل ہر شکل از آنکہ
 دار ہاں از من مرا ہے من سرے خود خواں مرا
 فغانِ جہاں غمگین بر آستانِ والا تکین
 مرتفعی شیر خدا مرصب کشا خیر کشا
 حیدرِ اثر و دروغ نام ہاں نقل

اے غمِ نوحہ من شادی ما امداد کن
 اے مہین دیے زہرِ اصطفیٰ امداد کن
 سرورِ بے نقہر شہا بے خطا امداد کن
 اے ز عالم بیش و بیش از تو خدا امداد کن
 علم تو معنی ز عرض مدعا امداد کن
 وے شکست و شرم ماتحت الشری امداد کن
 غم و غمزا رواحدے امداد کن
 اے انیم و امنست عینے لقا امداد کن
 خاک کویت کیا و توتیا امداد کن
 بلکہ جا ہنا خاک نعینت شہا امداد کن
 در تو نانی در تو کم بر تو خدا امداد کن
 در تو مستہک تو وہ ذاتِ خدا امداد کن
 برجِ خواہی می کند فوراً ترا امداد کن
 مدعا بخشا وے بے مدعا امداد کن
 اسما للہ المرتفعی کرم اللہ وجہہ الہی امداد کن
 سرورِ الشکر کشا مشکل کشا امداد کن
 شہرِ عرفاں را در روشن در امداد کن

غنیما غینظ ز غمازیع وفتن اراغنا
 اے خدا ارتیغ دلے اندم احمد را سپهر
 یا یاد اللہ یا قوی یا زور بازوئے نبی
 اے نیکار راز و ارتصر اللہ استغنی
 اے تمت را حایہ پر ز رحیمہ بارہی عبا
 اے رخت را غانہ تطہیر واذ باب بخش
 اے بحیات و حریر امین ز شمس و زہر مر
 اے کفرت روز محبت و نہفتن جان بسوز
 یا اطلتی الوجہ فی یوم عبوس قنطریہ
 اے وقایم ربم امت ز شر مستطیر
 اے تمت و در او موئے خاک جاعل شک
 اے شب ہجرت بجائے مصطفیٰ رخت خراب
 اے عدوئے کفر و نصیب نفس و تقفیل خرگ
 شمع نریم دتیغ رزم رکوہ عزم دکان حرم
 نفیر دل تفتگان کرب و بلا پرورد حسین سید المشہد ام
 علیٰ احدہ وعلیہ الصلوٰۃ والتنا
 یا شہید کربلا یا دافع کرب و بلا !
 گل رخا شترادہ گملوں تبا امداد کن

پہلوان حق امیر لافتی امداد کن
 یا علی یا ابوالحسن یا بوالاعلیٰ امداد کن
 من ز پا افتادم اے دست خدا امداد کن
 اے بہار لاله زار امن امداد کن
 اے سرت رتاج گوہر مل اتی امداد کن
 اے لبت را مایہ فضل الفضل امداد کن
 اے ترافرویں مشتاق نقا امداد کن
 شکر این نصرت بیک نصرت مرا امداد کن
 یا ہیج قلب فی یوم الابی امداد کن
 مجرم می جویم از کیفر و قتا امداد کن
 بو تراب اے خاکیاں را پیشوا امداد کن
 اے دم شمت فدائے مصطفیٰ امداد کن
 اے علوئے سنت و دین بہی امداد کن
 اے کذا دلے فرزوں ترا ز کذا امداد کن
 علیٰ احدہ وعلیہ الصلوٰۃ والتنا
 یا شہید کربلا یا دافع کرب و بلا !
 گل رخا شترادہ گملوں تبا امداد کن

اے حسین اے مصطفیٰ رااحت جانِ نورین
 اے زحسین خلق و حسن خلق احمد لسنہ
 جان حسن ایمان حسن و ایمان حسن ایشان حسن
 جان زہرا و شهید زہرا ز در و ظہیر
 اے بواقع بے کساں زہرا زیا کسے
 اے کلوت گاہ گریبان مصطفیٰ را بوسہ گاہ
 اے تن تو کہ سوار شمسوار عرش تاز
 اے دل و جان ہا خدائے شہ کلمے ہائے تو
 اے کہ سوزت خانمان آبرا آتش زوے
 اے چہ بحر و تفتگی کو ژلب و این تشنگی
 ابر گوہر گز میار و نر گوہر گز مسدیر

راحت جان نور عظیم وہ بیا امداد کن
 سیدہ ناپا شکل محبوب خدا امداد کن
 اے جمالت لمع شمع من راہی امداد کن
 زہرت ازہار تسلیم و رضا امداد کن
 وے بظاہر یکس دست جفا امداد کن
 کہ لب تیغ لعین را حسرتا امداد کن
 کہ چنان پامال خیل اشقیا امداد کن
 اے لببت شرح رضیا بالقضا امداد کن
 گر جوئے گریہ ارض و سما امداد کن
 خاک برفرق ذرات ازلب مرا امداد کن
 خود لببت تسلیم و فیضت حبذا امداد کن
 نذر بانی مدح نگار بند کربقیہ ائدہ اطہار و دیگر اولیائے کبار
 تا حضرت غوثیت مدار علیہم رضوان العفاس

باقی اسیاد یا سجاد یا شاہ جواد
 اے یقید ظلم و صدقیدی زبند غم کشا
 باقرایا عالم سادات یا بحر العلوم
 جعفر صادق بحق ناظر بحق وائق توتی
 خضر ارشاد آدم آل عبا امداد کن
 اے تہ بیدار و کان داوید امداد کن
 از علوم خود بدفع چہل ما امداد کن
 بہر حق ما را طریق حق من امداد کن

شأن علما کان علما جان سلما السلام
 ہر سے ترازیں از عبادت دوز تو زیں عابدان
 نامن نامن ثامن رضا بر من نگا ہے از رمن
 یا شہ مصروف مارا مہ سوئے معرفت وہ
 یا جنید اسے بادشاہ جند عرفان المرد
 شیخ عبدالواحد۔ راہم سوئے واحد نما
 ابو الحسن بیگاریا عالم حسن کن بے ریا
 سرور مخبروم سیف اللہ اسے خالد بقرب
 اسے ترا بیرے چو عبدالقادر حبیبی مزید
 وہ چہ شیر شرنہ راہ است از بخت سعید

موسی کا ظلم جہاں ظلم ہر امداد کن
 پیراں بے ذینت از زین و عفا امداد کن
 خشم را شایانم و گویم رمن امداد کن
 یا سرے امن از سقط درد و ہر امداد کن
 شبیا لے شبن شیر کبریا امداد کن
 بے فرج را بالفرح طوطیا امداد کن
 اسے علی اسے شاہ عالی مرتقے امداد کن
 بوسعید اسعد اسعد الواری امداد کن
 برسگان درگمش لطفے نما امداد کن
 دست ضعیف لیٹ شیرزا امداد کن
 یا میدنت ابرہہ خود یا لیدن زمان و ضرا غت پر خاٹ مالیدن و

بددگاکا بیکس پناہ غوثیت نالیدن

بیٹے خوش آدم در کوئے بغداد آدم
 طرفہ تر ساگز نم برب زدہ مہر ادب
 بوسہ گستاخانہ چیدن خواہم از پائے گمش
 مطلع دوم مشرقی مہر مدحت از افق سپہر قادریت
 آہ یا غوثاہ یا غیثاہ یا امداد کن
 رقم و جوشند زہر موم ندا امداد کن
 خیزد از ہر تار حبیب من صدا امداد کن
 در نہ بخشد پیش شہہ گریم شہا امداد کن
 یا حیوۃ الجود یا روح المنا امداد کن

یا ولی اولیا ابن نبی الانبیا
 دست بخش حضرت حماد زبیر دست خود
 جمع هر دو طریق و مرجع هر دو طریق
 دانشیان به بنده اند هر سو هجوم آورده ام
 بهر لاف و غوغا عظیم نبنا ما نخاف
 اے یا مصار کرم و دقرن پیش در حرم
 عزنا یا حسرتنا یا کسرتنا یا فوزنا
 شاه دین عمر سن ما و زمین مهر زمین
 طیب الاخلاق و حق مشتاق و دامن مفراق
 مهربان ترین از من از من آگه تر زمین
 تسلیه خاطر بذکر عاطف بقیه اکابرنا جناب
 یا ابن نذا المرتجی یا عبد الرزاق الواسع
 یا ابی صالح صلاح دین و اصلاح قلوب
 جان نصری یا نبی الدین فائز و انتصر
 سید موسی کلیم طود عرفان المسدود
 متنفذی جوهر جلیلا سید احمد الامان
 بنده را بنزد و نفس انداخت و تاراجوا

اے که پیت بر رکاب اولیا امداد کن
 از تو دستهای خوابد این بدست و پا امداد کن
 فاضلان و اصلا را مقتدا امداد کن
 یا عز و قاتا عطا عند الوعد امداد کن
 بهر لایم بحر نون غمها زوا امداد کن
 تو ملک اولیا چون ایلیا امداد کن
 لیثنا یا غیثنا یا غوثنا امداد کن
 گاه گیسو برفتق برق دست امداد کن
 نیر الاشراف و لمارع السنا امداد کن
 چند گویم سید جود الهی امداد کن
 تا که باشد ندق ما عشق شما امداد کن
 فاسد کله از درد و رجوش هوا امداد کن
 اے علی اے شهریار مرتضی امداد کن
 اے حسن اے تاجدار محبتی امداد کن
 بے پنا گوهر بهار الدین بها امداد کن
 یا بر ابراهیم ابر آتش کحل کسنا امداد کن

محمد اے بھکاری اے گدائے مصطفیٰ

بقا اے زندہ جاوید است قاضی جیا

نعمت ماریا علم و آخر زو ست غفلم

بنامت شیره جان شد نبات کالی

شاہ فضل الشریح ذوالفضل یا فضل الہ

ما گدایان ورت اے باسنا امداد کن

اے جمال اولیا یوسف لقما امداد کن

اے کہ ہر موت نور ذکر خدا امداد کن

احمد نوشین لباشیریں ادا امداد کن

چشم در فضل تولست ایں بے نوا امداد کن

سلسلہ سخن تا شاخ معلاتی بر کاتی رسیدن بر آقا یان خود

بر مہم گدائی علی اللہی کشیدت

شاہ برکات اے ابراہیم برکات اے سلطان خود

اشقی اے مقتول عشق اے خون بہایت عین ذات

خود او با خدا آل محمد مصطفیٰ

اے حسین طیبہ توصیفہ ماکوہ احد

سے ہر اپا چشم گشتہ در شہود عین ہو

یا ابو الفضل آل احمد حضرت اچھے میاں

بھی بر جد تو لایا تل ابو الفضل آمدہ است

لونہ ہجرت کردم از انتم و غنی از زم بقرب

اے کہ شمس واکراستیاے تو مثل نجوم

بارک اللہ اے مبارک بادشاہ امداد کن

اے زجان بگزشتہ جانان و اصلا امداد کن

سید اخی واجد یا مقتدا امداد کن

یا جیل یا حمزہ یا شیر خدا امداد کن

زاں سبب کروند نامت عینیا امداد کن

شاہ شمس الدین منیا الاصفیا امداد کن

نبدہ بے برگ و تو با فضل و غنا امداد کن

آخر ایں در را نیم مسکین گدا امداد کن

اے عجب ہم مہر و ہم انجیم نما امداد کن

من سرت کرم دے دیگر شرق خرق تاب
 تاجدار حضرت ماہرہ یا آل رسول
 اے شہ والا عظیم الا عظیم المرتبت
 نائل وجود از نئے زانیم مرا سیراب ساز
 اے عجب غیب ترا مشہور از غیب شہود

آفتاب شب و اجم بی امداد کن
 اے خدا خواہ جدا از ما عدا امداد کن
 اے پٹے الا ذبیح تیغ لا امداد کن
 تو گل جود از شمشیر جانم شزا امداد کن
 عیدہ از خورستی و دیدی خدا امداد کن

خلاصہ فکر و عرض خاص

نبدہ ام والا مرا مرک آنچه دانی کن من
 خانہ زادان کریان گر شدت میز نبد
 دست من بگرفتی و برتست پاستش بعد از
 گمہ بد وزخ میروم آخر ہی گویند خلق
 عار باشد پیشبان وہ اگر متائع شود
 مسک الختم و فن آکة المرام و رجوع الکلام الی العلیک المنعم جل و علا
 یا الی فیل این شیراں بگرم سبدہ را
 بے وسائل آمدن سوئے تو منظور تو نیست
 مظہر عون اندوایجا مغر ح فہ بیش نیست
 نیست عون از غیر تو بل غیر تو خود ہی نیست

من نئے گویم مرا بگزار یا امداد کن
 این من دانیک سرم درنے مرا امداد کن
 یا تو دانی یا سچاں دست تو یا امداد کن
 کان رسولی میرود غیرت برا امداد کن
 یک رسن و دشت یا حامی الحمی امداد کن
 از سگان شاں شمار و داما امداد کن
 ناں بہر محبوب تو گوید رضا امداد کن
 یعنی اے رب نبی و ادیب امداد کن
 یا اللہ الحق الیک المنتہی امداد کن

مصطفیٰ خیر الوری ہو
 اپنے اچھوں کا تقدس
 کس کے پھر پو کر رہیں ہم
 بد نہیں تم ان کی خاطر
 بد کریں ہر دم برائی
 ہم وہی ناشستہ رو ہیں
 ہم وہی بے شرم بد ہیں
 ہم وہی تنگ جفا ہیں
 ہم وہی متابل سزا کے
 چرخ بد بے دہر بدے
 اب ہمیں ہوں سہو حاشا
 عمر بھر تو یاد رکھا
 وقت پیدائش نہ بھوے
 یہ بھی موئے عرض کردوں
 وہ ہو جو تم پر گراں ہے
 وہ ہو جس کا نام لیتے
 وہ ہو جس کے رو کی خاطر

سودر ہر دوسرا ہو
 ہم بدوں کو بھی نبا ہو
 گر تمہیں ہم کو نہ چاہو
 رات بھر روو، کرا ہو
 تم کہو ان کا بھلا ہو
 تم وہی بحر عطا ہو
 تم وہی کان حیا ہو
 تم وہی جانان دنا ہو
 تم وہی رحم خدا ہو
 تم بدلنے سے درا ہو
 ایسی بھولوں سے جدا ہو
 دلت پر کیا بھولنا ہو
 کیفیت نیسی کیوں قضا ہو
 بھول اگر حباؤ تو کیا ہو
 وہ ہو جو ہرگز نہ چاہو
 دشمنوں کا دل بُرا ہو
 رات دن دقت دعا ہو

مرٹھیں بر باد ہندست
شاد ہوا ابلہیں لعین ^{زہون}
تم کو ہو دانشد تم کو
تم کو غنم سے حق بچائے
تم سے غنم کو کیا خلق
حق درو دیں تم پہ نیکی
وہ عطا دے تم عطا لو
بر تو او باشد تر بر ما

خاتہ آبار آگ کا ہو
غنم کیسے اس قہر کا ہو
جان و دل تم پر غنم ہو
غنم ہو کو جانگزا ہو
بے کسوں کے غنمزا ہو
تم مدام اس کو سرا ہو
وہ وہی چاہے جو چاہو
تا ابد یہ سلسلہ ہو

کیوں رشنا مشکل سے ڈریے

جب ہی مشکل کشا ہو

درہ نقبت حضرت مولیٰ علیؑ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم

السلام اسے احمدت مہر دیرا در آمدہ
جعفر سے کوی پر د صبح و مسا باہد سیاں
نست احمد رونق کا شانہ او بانو سے تو
ہر دور عیان ہی گلیائے تو زان کل زمین
می حمیدی گلینا در در باغ اسلام و ہونہ
جزہ مہر و شہیدان غم اکبر آمدہ
باتویم مسکن یطین پاک مادر آمدہ
گوشت و خون تو با جمش شیر و شکر آمدہ
بہرہ گل چہ نیست زمیں باغ بہتر آمدہ
غنیہ ات لشکنت دنی نخلے دگر بر آمدہ

نرم نرم از بزم دامن چید و رفتہ باد تند
 مایہ تابان گوشتاب و مہر رخشان گوشتش
 حل مشکل کن بروئے من و رحمت کشا
 مر جیائے قاتل مرحب امیر الاشجین
 سینہ ام را مشرقاں کن بنور معرفت
 کے رسد موئے بہر تابناکت نجم شام
 ناصبی را بغض تو سوئے جہنم رہ نمود
 من ز حق منخواہم اے خورشید حق آن مہر تو
 بہر استرچا و رہتاب و این دریں پرند

یا علی چوں بردہاں شمع مضطر آمدہ
 باختر تا فا و راست نور گستر آمدہ
 اے بنام تو مسلم مستح خیر آمدہ
 در ظلال ذوالفقار شور محشر آمدہ
 اے کہ نام سایہ ات خورشید فا و آمدہ
 گو بنور صحبت ادہم مسبح اللہ آمدہ
 راتقی از حق کاذب در ستر در آمدہ
 کہ فیائش عالم ایماں منور آمدہ
 ناپذیر اے کلیم بخت قنبر آمدہ

تشنہ کام خود رشتائے خستہ را ہم جرعه
 شکر آن نعمت کہ تامت شاہ کوثر آمدہ

در حقیقت حضرت اچھے صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اے بدو خیر امام ایماں ایقان آہ
 تاملت تو سرو ناز جو مبار معرفت
 سب زلف بہریت ثوبت دست ہدی
 رنگ از دلہا زواید نمک بزمی درت
 جلین لیس و جان جان و جان جاناں آمد
 دوست تو خورشید عالیاں ایماں آمدہ
 رنگ رویت غارہ دین سماں آمدہ
 تاجاک از جاوہ ات مرآت حساں آمدہ
 دست فیضایت کلید باب رطل آمدہ

نامت ال احمد احمد شفیع المذنبین
 پر صد شد باغ قدس از لغہائے وصف تو
 چوں گل ال محمد رنگ حمزہ بر فروخت
 گلین نورستہ ات راسبرہ چرخ کہن
 تا کشیدم نالہ یا ال احمد الغیاث
 در پناہ سایہ و امانت اے ابر کرم
 دل دگار آبلہ پائے لبشہرِ جود تو
 تازہ فرمایے بر آورد اے سجا برورت
 زیر نوشت جامِ غم و حسرت فیہ الشفاء
 بہر آن رنگیں ادا کلاہک چندان رسول
 احمد نوری دریں ظلمات ربیع و تشنگی
 زان دل از دست گنہ پیش تو ملاں آمدہ
 تا بہارِ جنت از گلزارِ حبسِ ملاں آمدہ
 بوئے ال احمد اندر باغِ عرفاں آمدہ
 فرش پا انداز بزمِ رفعت شاں آمدہ
 بے سرو سامانیم را طرفہ ساماں آمدہ
 گر شے غم کشتہ با سوزِ اخراں آمدہ
 از بیایاں بلا اقبال و خیراں آمدہ
 کہنہ و بخورے کہ از غم پریش جاں آمدہ
 ز انجہیں رحمت یک جود جوہاں آمدہ
 برکش از دل خار آلائے کہ در جاں آمدہ
 رہنما تم سوئے تو اے آبِ حیاں آمدہ

اے زلال چشمہ کو شرب سیراب تو

بر در پاکتِ رضا با جان سوزاں آمدہ

زمین و زماں تمہارے لئے کہیں و مکاں تمہارے لئے

چنیں و چیاں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

وہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جہاں تمہارے لئے

ہم آئے یہاں تمہارے لئے اے عیش بھی دیاں تمہارے لئے

فرشتے خدم رسول حشم تمام اہم سلام کرم !
 وجود و عدم حدوث و قدم جہاں میں عیاں تمہارے لئے
 کلیم و بخی و مسیح و صفی خلیل و رضی رسول و نبی
 عتیق و وحی غنی و علی ثنا کی زبان تمہارے لئے
 اصالت کل امامت کل سیادت کل امارت کل
 حکومت کل ولایت کل خدا کے یہاں تمہارے لئے
 تمہاری چمک تمہاری دھمک تمہاری جھلک تمہاری مہک
 زمین و ملک مہاک و سہک میں سکھ نساں تمہارے لئے
 وہ کنیز نہاں یہ نور فشاں وہ کن سے عیاں یہ زیر نہاں
 یہ ہر تن و جہاں یہ باغ جہاں یہ ساراسماں تمہارے لئے
 ظہور نہاں قیام جہاں رکوع مہاں سجود شہاں
 نیازیں یہاں نازیں دہاں یہ کس لئے ہاں تمہارے لئے
 یہ شمس و قمر یہ شام و سحر یہ برگ و شجر یہ باغ و ثمر
 یہ تیغ و سپر یہ تاج و کمر یہ حکم رواں تمہارے لئے
 یہ فیض و بے حد جود کئے کہ نام لئے زمانہ چہیے
 جہاں نے لئے تمہارے دیئے یہ اگر مایاں تمہارے لئے
 سحاب کرم روانہ کئے کہ آب نعیم زمانہ پیئے

جو رکھتے تھے ہم وہ چاک پیٹے یہ ستر بداماں تمہارے لئے
 شاکا نشاں وہ نورِ منشاں کہ مہر و شاں باہمہ شاں
 بسیا یہ کشاں مواکب شاں یہ نام و نشاں تمہارے لئے
 ملائے عوب جلائے کرب فیوض عیب بغیر طلب
 یہ رحمت رب ہے کس کے سبب بر بجاں تمہارے لئے
 ذل و زب فتناء عیوب ہیا قلوب صفا، خطوط روا
 یہ خوب بھلائے روبرو داپٹے دل و جاں تمہارے لئے
 نہ جن و بشر کہ آٹھ پہر ملائکہ در پہ بستہ کمر
 نہ جبہ و سر کہ قلب و جگر میں سجدہ کناں تمہارے لئے
 نہ روح امیں نہ عرش بریں نہ لوح میں کوئی بھی کہیں
 خبر ہی نہیں جو رمزیں کھلیں ازل کی نہاں تمہارے لئے
 کمال نہاں جلالِ شہاں جمالِ حساں میں تم پر عیاں
 کہ سائے جہاں میں روزِ فکاں ظلالِ آئینہ ساں تمہارے لئے
 جہاں میں چن، چمن میں سمن، بسمن میں بھین، بچین میں دہن
 سترائے محن یہ ایسے منن یہ امن و اماں تمہارے لئے
 یہ طور کہا سپر تو کیا کہ عرشِ علا بھی دور رہا
 جہت سے ذرا وصال ملا یہ رفعت شاں تمہارے لئے
 تحلیل و نجی مسیح و معنی سمجھی سے کہی کہیں سے ہی

یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تھامے لے
 بغور مداسماں یہ بندھایہ سدرہ انشادہ عرش جھکا
 سفوف سماں نے سجدہ کیا ہوئی جوازاں تھامے لے
 یہ مرتیں کہ کچی متیں نچوڑیں لتیں نہ اپنی گتیں
 تصور کریں اور ان سے بھر میں تصور جہاں تھامے لے
 فنا بدلت بقا بورت زہر و دجہت بگر و سورت
 ہے مرکزیت تمہاری صفت کہ دونوں کہاں تھامے لے
 اشائے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا
 گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و توان تھامے لے
 صبادہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے
 لوا کے تلے ثنا میں کھلے رتنا کی زباں تھامے لے
 نظر اک چمن سے دو چار ہے نہ چمن چمن بھی نشان ہے
 عجب اس کے گل کی بہا ہے کہ بہار بلبل زار ہے
 نہ دل بشر ہی فکار ہے کہ ملک بھی اس کا شکار ہے
 یہ جہاں کہ ہر وہ ہزار ہے جسے دیکھو اس کا ہزار ہے
 نہیں سر کہ سجدہ کناں نہ ہو نہ زباں کہ زمزمہ خواں نہ ہو
 نہ وہ دل کہ اس پہ تپاں نہ ہو نہ وہ سینہ جس کو قرار ہے

وہ ہے بھینی بھینی وہاں مہک کہ لباً ہے عرش سے فرش تک
 وہ ہے پیاری پیاری وہاں چمک کہ وہاں کی شب بھی ہنسا ہے
 کوئی اور بھپل کہاں کھلے نہ جگہ ہے جوشش حسن سے
 نہ بہار اور یہ رخ کرے کہ چپک چپک کی تو خفا ہے
 یہ سمن یہ سوسن دیا سمن یہ بنفشہ سنبھل و نسترن !
 گل دسر دولالہ بھرا چمن وہی ایک جلوہ ہزار ہے
 یہ صبا سنک وہ کلی چمک یہ وہاں چمک لب جو چھلک
 یہ مہک چھلک یہ چمک دیک سب اسی کے دم کی بہا ہے
 وہی جلوہ شہر شہر ہے وہی اصل علم و دہر ہے
 وہی بحر ہے وہی لہر ہے وہی پاٹ سے وہی دھار ہے
 وہ نہ تھا تو باغ میں کچھ نہ تھا وہ نہ ہو تو باغ ہو سب فنا
 وہ ہے جان جان سے ہے بقا وہی جی ہے جی سے ہی بار ہے
 یہ ادب کہ بیل بے نوا کبھی کھل کے کر نہ سکے نوا
 نہ صبا کو تیز و سشش رانا نہ چمکتی ہندوں کی دھار ہے
 یہ ادب جھکا لومہر ولا کہ میں نام لوں گل و باغ کا
 گل تر محمد مصطفیٰ چمن ان کا پاک دیار ہے
 وہی آنکھ حیران کا منہ تکی وہی لب کہ محو ہوں نعت کے

وہی سر جوان کے لئے جھکے وہی دل جوان پہ نثار ہے
 یہ کسی کا حسن ہے جلوہ گر کہ تپاں میں خوبوں کے دل جگر
 نہیں چاک جیب گم و سحر کہ تیر بھی سینہ نگار ہے
 وہی نذر شہ میں زرد کو جو ہوان کے عشق میں زرد و نو
 گل خلد اس سے ہو رنگ جو یہ خزاں وہ تازہ بہار ہے
 جسے تیری صفت نعل سے ملے دو نوا سے نواں سے
 وہ بنا کے اس کے اگال سے بھری سلطنت کا ادھار ہے
 وہ اٹھیں چمک کے تجلیاں کہ مٹا دیں سب کی تعلیاں
 دل و جاں کی بخششیں تسلیاں ترا نور بہر رخسار ہے
 رسل و ملک پہ درود ہو وہی جانے ان کے شمار کو
 مگر ایک ایسا رکھنا تو دو جو شمع روز شمار ہے
 نہ جناب پہنچ وسیع پر نہ کلیم و طور نہاں مگر
 جو گیا ہے عیش سے بھی ادھر وہ عرب کا ناتہ سوار ہے
 وہ تری تجلی دل نشیں کہ ہمک رہیں فلک زمیں
 ترے صدقے میرے مہ جہیں میری رات کیوں ابھی تار ہے
 میری کشتیں ہیں ستم مگر ترا نہ نہ مہر کہ
 اگر ایک چھینٹ پڑے ادھر شب داغ ابھی تو نہاں ہے

گنہ رضا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھوں سے ہیں سدا
 مگر اسے عفو تیرے عفو کا تو حساب ہے نہ شمار ہے
 تیرے دین پاک کی وہ دنیا کہ چمک اٹھی رہِ اصطفیٰ
 جو نہ مانے آپ سفر کیا کہیں نور ہے کہیں نار ہے
 کوئی جان بیکے نمک رہی کسی دل میں اس سے کھٹک ہی
 نہیں اس کے جلوے میں یک رہی کہیں پھول ہے کہیں خار ہے
 وہ جسے وہابی نے دیا ہے لقب شہید و ذبیح کا !
 وہ شہید بیٹے خب تھا وہ ذبیح تیغ خیار ہے
 یہ ہے دین کی تقویت اس کے گھر ہے مستقیم صراطِ شریعہ
 جو مشتاقی کے دل میں ہے گاؤں تو زباں پہ چوڑھا چار ہے
 وہ حبیبِ پیارا اتر بھر کرے فیضِ وجود ہی سرسبز
 اے تجھ کو کھائے تپِ سقر ترے دل میں کس سے بچا ہے
 وہ رضا کے نیرہ کی مار ہے کہ عدد کے سینہ میں خار ہے
 کہے پیارہ جوئی کا دار ہے کہ یہ وار دار سے پار ہے

ایمان ہے تبارِ مصطفائی	قرآن ہے حالِ مصطفائی
اللہ کی سلطنت کا دولہا	نقشِ تبارِ مصطفائی
کل سے بالا رسل سے اعلیٰ	اجال و جلالِ مصطفائی

ادبار سے تو مجھے بچاے
 مرسل مشتاق حق ہیں اور حق
 خواہاں وصال کبریا ہے
 محبوبِ محب کی ملک ہے اک
 اللہ نہ چھوٹے دستِ دل سے
 ہیں تیرے سپرد سب امیدیں
 روشن کر قریبے کسوں کی
 اندھیر ہے بے تے مرا گھر
 اصحابِ نجوم رہنا ہمیں
 مجھے شبِ غم ڈرا رہی ہے
 آنکھوں میں چمک کے دل میں آجا
 میری شبِ تار دن بنا دے
 چمکا دے نصیب بہ نصیبان
 قزاق ہیں سریہِ راہِ گم ہے
 چھپایا آنکھوں سے اندھیرا
 دل سر دے اپنی لو لگا دے
 گھٹکھٹور گٹائیں غم کی چھائیں

بھٹکا ہوں تو راستہ تباہ
 فریاد باقی ہے سیاہی
 میرے دل مردہ کو جلا دے
 آنکھیں تیری راہ تک رہی ہیں
 دکھ میں ہیں اندھیری رات داے
 تاریک ہے رات غمزدوں کی
 ہودونوں جہاں میں منہ اجالا
 تاریکی گود سے بچانا
 پر نور ہے تجھ سے بزم عالم
 ہم شیرہ دیوں پہ بھی کرم کر
 لاشہ ادھر بھی کوئی جلوہ
 اے شمع جمالِ مصطفائی
 اے شمع جمالِ مصطفائی
 اے شمع جمالِ مصطفائی
 اے شمع جمالِ مصطفائی
 اے شمع جمالِ مصطفائی
 اے شمع جمالِ مصطفائی
 اے شمع جمالِ مصطفائی
 اے شمع جمالِ مصطفائی
 اے شمع جمالِ مصطفائی
 اے شمع جمالِ مصطفائی

تقدیر میک اٹھے رضا کی
 اے شمع جمالِ مصطفائی

ذرے جھڑ کر تری پسنداروں کے
 تاج سر نہتے ہیں سیاروں کے !
 ہمے چوروں پہ چومسرا میں کرم
 خلعت زرد نہیں پشتاروں کے
 میرے آقا کا وہ در ہے جس پر
 ماتھے گھس جاتے ہیں سرداروں کے

میرے عیسیٰ تیرے صدقے جاؤں
 مجھ کو چشمِ تبسم رکھو
 تیرے ابرو کے تصدق پیارے
 جان و دل تیرے قدم پر وارے
 صدق و عدل و کرم و ہمت میں
 بہر تسلیم علی میدان میں سے

طور بے طور ہیں مہیاروں کے
 پھول بن جانے ہیں انگاروں کے
 بند کرے ہیں گرفتاروں کے
 کیا نصیبے ہیں ترے یاروں کے
 چار سو شہر ہیں ان چاروں کے
 سر جھکے رہتے ہیں تلواروں کے

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضا

بول بائے مری سرکاروں کے

سر سوتے روضہ چھکا پھر تجھ کو کیا
 میٹھتے اٹھتے مدد کے واسطے
 یا غزن سے چھٹکے محض ذکر کو
 بے خودی میں سجدہ دریا طواف
 ان کو تملیک ملک الملک سے
 ان کے نام پاک پر دل جان مال
 یعبادی کہہ کے ہم کو شاہ نے
 دیو کے بندوں سے کب ہے خطاب
 لَا یُؤَدُّونَ آگے ہو کا بھی نہیں

دل تھا حاجد نجد یا پھر تجھ کو کیا
 یا رسول اللہ کیا پھر تجھ کو کیا
 نام پاک ان کا چپا پھر تجھ کو کیا
 جو کیا اچھا کیا پھر تجھ کو کیا
 مالک عالم کیا پھر تجھ کو کیا
 نجد یا پھر تجھ یا پھر تجھ کو کیا
 اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کیا
 تو نہ ان کا ہے نہ تھا پھر تجھ کو کیا
 تم الگ ہے دانا پھر تجھ کو کیا!

دشت کرو و پیش طیبہ کا ادب
نجدی مرتا ہے کہ کیوں تعظیم کی
دیو تجھ سے خوش ہیں پھر ہم کیا کریں
دیو کے بندوں سے ہم کو کیا غرض
مکہ ساتھا یا سوا پھر تجھ کو کیا
یہ ہمارا دین تھا پھر تجھ کو کیا
ہم سے راضی ہے خدا پھر تجھ کو کیا
ہم ہیں عبد المصطفیٰ پھر تجھ کو کیا

تیری دوزخ سے تو کچھ چھینا نہیں

خلد میں پہنچا رضا پھر تجھ کو کیا

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کر دیا
تمہیں حاکم بڑایا تمہیں قاسم عطا
وہ کواری پاک مریم لعلت نیکام
پہی بسے سدہ والے چمن جہان کے تھارے
فاناز غنت فاعب یہ ملا ہے تکر نصب
مالی الہ فارقب کہ عرض کے مطلب
اے اے خدا کے بند کوئی میرے دل کو رخصتو
ہیں اے رختا ترے دل کا تہ چلا بھنسل
کبھی خندہ زیر لب کبھی گریہ ساری شب
کبھی خاک پر پڑا ہے سرخ زریا ہے
کبھی وہ ٹپکے آتش کبھی وہ ٹپکے بارش
میں بھیک مانگنے کویر آستان بنایا
تمہیں طافع بلایا تمہیں شافع خطایا
ہے عجب شان عظم مگر آئندہ کا جابا
سبھی میں نے چھین ڈالے ترے پاکہ پایا
جو گدا بنا چکے اب اٹھو وقت بخش گیا
کہ تمہیں کوئی تکتے میں سب کتب اس پر لایا
میں پاس تھا مجھ تو ابھی کیا تھا پایا
دہ دھند کے مقابلہ میں نظر لٹایا
کبھی غم کبھی طرب ہے نہ سب سمجھ میں آیا
کبھی پیش در کھڑا ہے سر بندگی جھکایا
کبھی وہ سحوم نالش کوئی جانے ابر جھلایا
تجھے حمد ہے خدا یا
کوئی تم سا کون آیا
وہی سب فضل آیا
تجھے یکے ایک بنایا
کر و قسمت خطایا
جو شافع خطایا
نہ کوئی گیا نہ آیا
یہ نہ پوچھ کیسا پایا
نہ اسی نے کچھ بتایا
تو قدم میں عرش پایا
بڑی خوشوں سے آیا

کبھی وہ چمکے بیل کبھی وہ مسکے خود کل
 کبھی وہ لٹکے بالکل حین چیاں گھلایا
 کبھی زندگی کے ارماں کبھی مرگ نوکا خواں
 وہ جیا کہ مرگ قرباں وہ مرا کہ زیت لایا
 کبھی گم کبھی میں ہے کبھی سرگتہ نیاں ہے
 کبھی زیر بغاں ہے کبھی چمکے نہ تھا
 تری تقدیں پر کمال نہیں ست کر دیا
 تری تقدیں پر کمال نہیں ست کر دیا
 کبھی وہ شمع لایا
 کبھی وہ شمع لایا

ہمارے خورشید حیرانم اغثنی یا رسول اللہ
 ہمارے جز تو مجھے دے نام جز تو ما و اسے
 گنہا بکس نامی کن طبیب چارہ سالی کن
 ہمارے نام راہ بنایاں تمام درجہ عصیاں
 گنہ بر سر ملا بار دوم درد ہوا وارو
 زائرانی دگر خوانی غلام انت سلطان
 حکمت رحمت پرورد قطیر منہ کمتر
 گنہ در جانم آتش زوقیات شعلہ می خیزد
 جو مرگم نخل جاں سوز و بہارم را خزاں سوزد
 جو محشر فتنہ انگیز دلائے بے اماں خیزد
 پیران نصرتے آید لیسرا و حشتے افزاید
 خیراں گشتہ دراز من ہمہ یاراں لغو افزاید

پریشانم پریشانم اغثنی یا رسول اللہ
 توئی خود ساز و سازم اغثنی یا رسول اللہ
 مرخص درد عصیانم اغثنی یا رسول اللہ
 بیلے جل رحانم اغثنی یا رسول اللہ
 کہ داند جز تو درد نامم اغثنی یا رسول اللہ
 دگر چیز سے نامم اغثنی یا رسول اللہ
 سب در گاہ سلطانم اغثنی یا رسول اللہ
 مددے آب حیرانم اغثنی یا رسول اللہ
 نہ ریز و برگ ایمانم اغثنی یا رسول اللہ
 بجویم از تو در نامم اغثنی یا رسول اللہ
 تو گیری زیر دامانم اغثنی یا رسول اللہ
 دریں وحشت ترا خانم اغثنی یا رسول اللہ

گدا مئے آمد اسے سلطان با بید کرم نالاں
 اگر میرا نیم از درہن بنادرے دیگر
 گرفتارم رہائی وہ مسیحا مویائی وہ
 رضا بیت سائل بے پر توئی سلطان لا تہر
 شہا بہرے ازین خواہم اغثنی یا رسول اللہ

لحد میں عشق رخ مشہ کا داغ سے چلے
 ترے غلاموں کا نقش قدم ہے او خدا
 جہاں بنے گی مہبان چار یار کی قبر
 گئے، زیارت در کی اصداء واپس آئے
 مدینہ جان جہاں و جہاں ہے وہ سن لہیں
 تہ سے سحاب سخن سے نہ ہم کہ ہم سے بھی کم
 حضور طیبہ سے بھی کوئی کام بڑھ کر ہے
 تمنا سے وصف جمال کمال میں جبریل
 گلہ نہیں ہے مرید رشید شیطاں سے
 ہر ایک اپنے بڑے کی بڑائی کرتا ہے
 مگر خدا پہ جو دھبہ دروغ کا محتویہ

اندھیری رات سنی تھی چراغ لیکے چلے
 وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لیکے چلے
 جواپنے سینہ میں یہ چار باغ لیکے چلے
 نظر کے اشک بچھے دل کا داغ لیکے چلے
 جہاں جنوں جہاں سوئے زاغ لیکے چلے
 طبع بہر بلاغت بلاغ سے لے کے چلے
 کہ جھوٹے حیلہ و مکر فراغ سے لے کے چلے
 محال ہے کہ محال و مساف سے لے کے چلے
 کہ اس سے وسعت علمی کا لاغ لیکے چلے
 ہر ایک مغیہ منع کا ایاغ لیکے چلے
 یہ کس لعین کی غلامی کا داغ لیکے چلے

و قویع کذب کے معنی درست اور قدوس
 جہلی میں کوئی بھی کافر سا کافر الیسا ہے
 پڑی ہے اندھے کو عادت کہ شور مچا لکھا
 خبیث بہر خبیثہ، خبیثہ بہر خبیث
 جو دین کو دس کوٹے پیٹھے ان کو کھیاں ہے
 ہٹے کی بھوٹے عجب سہراغ لے کے چلے
 کہ اپنے رب پر سفاقت کا داغ لے کے چلے
 پیر ہاتھ نہ آئی تو زاغ لے کے چلے
 کہ ساتھ جنس کو بازو کلاغ لے کے چلے
 کلاغ لے کے چلے یا الاغ لے کے چلے

رضا کسی سگ طیبہ کے پاؤں بھی چومے
 تم اند آہ کہ اتنا دماغ لے کے چلے

غزل قطع بند

انبیاء کو بھی اجمل آتی ہے
 پھر اسی آن کے بعد ان کی حیات
 روح تو سب کی ہے زندہ ان کا
 اوروں کی روح ہو کتنی ہی لطیف
 پاؤں جس خاک پر رکھ دیں وہ بھی
 اس کی ازواج کو جائز ہے نکاح
 مگر ایسی کہ فقط آتی ہے
 مثل سابق وہی جسمانی ہے
 جسم پر نور بھی روحانی ہے
 ان کے اجسام کی کب ثانی ہے
 روح ہے پاک ہے نورانی ہے
 اس کا ترکہ بٹے جو فانی ہے

یہ ہیں حی ابدی ان کو رضا
 صدق وعدہ کی قضا مانی ہے

منظوم معطر

۱۳۵۹

حمد

حمد آنک یافضل عبدالقادر و یا ذوالافضال و یا منعم یا نعل عبدالقادر و یا منت الممتثال
ملائیے بنامنت بالجود علیہ و من دون سوا و امن واجب کل عبدالقادر و حیدر بالآمال

صلوات

بار خدایا بر عبد القادر محمود خدا حماد عبدالقادر
باران در رویی که چکیده ز رخسارش بارو بر سعید عبدالقادر

تمهید

یارپ کہ مدد شنائیے عبدالقادر بر حرف کند شنائیے عبدالقادر
ہمزہ بر دلایت الف آید یعنی خم کردہ قدش برائیے عبدالقادر

ردیف الالف

یا من لبسناہ جا عبد القادر یا من لبسناہ یا عبد القادر
اذا انت حبلہ کما کنت تشام فاجعلنی کیم شاع عبد القادر

دُبَاعِی

ربی آر بی الرباء عبد القادر اذ عودنا العطاء عبد القادر
الدار وسیعته و ذوالدار کریم یو انا حیث باء عبد القادر

دولت البام

ور حشر کہ جناب عبد القادر چون لشکر کنی کتاب عبد القادر
از قادیان مجرب دکانہ حساب سے شمر لے حساب عبد القادر

دُبَاعِی

اللہ اللہ رب عبد القادر دارد و اللہ حب عبد القادر
از وصف خدائے تو نصیب دارند طوبے تک لے محب عبد القادر

دولت التام

اے عاجز تو قدرت عبد القادر محتاج درت دولت عبد القادر
از حرمت ایں قدرت دولت بخشای بر عاجز پر حاجت عبد القادر

دُبَاعِی

سنزیل کمل ست عبد القادر تکمیل منزل ست عبد القادر
کس نیست جزا و در دو کنار ایں سیر خود خستم و خود آدل عبد القادر

دُبَاعِی

ممالک تعلمیست عبد القادر مستورست و مروت عبد القادر

میچو میگو پس آنچه دانی که درست از حقیقت گفتن است و گفتن است عبد القادر

رباعی مستزاد

و می گفت و لم که جان است عبد القادر گفتم حجت
دین گفت حیات من از من گفتم این جمله صفا
جان گفت که دین جان است عبد القادر گفتم آمنت
از ذات بگو که آن است عبد القادر گفتم شد من منت

رباعی مستزاد

عقل و حصر صفات عبد القادر مشکور و خیم
عجز آنکه بجز قطره آب نرسید زعم آنکه رسد
و هم ولور که ذات عبد القادر و شایق و لیم
ما قهریم و ذرات عبد القادر قدرت معلوم

ردیف الشاع

دین را اصل حدیث عبد القادر
او ما یسطق عن الیوم الشرحش
ایل دین را معیت عبد القادر
قرنن احمد حدیث عبد القادر

ردیف المجیم

اے رفعت بخش تاج عبد القادر
آن تاج و سراج بار بر کن یارب
پر نور کن سراج عبد القادر
بستان ز شهاب خراج عبد القادر

۱- استقاط النور من المضارع شائع نظماً و نثراً و علیه یخرج حدیث ما کنوا یونی علیکم ۱۲

۲- سیدنا فرمود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال اللہ تعالیٰ و یخلق

۳- هوا اشاره نبات احدیت جل شانہ ۱۳

دولیف الحاء

پاک ست زباک طرح عبدالقادر وحی ست بری ز جرح عبدالقادر
جرحش کہ تو انا ز کلک قدر ست احمد تن ست و شرح عبدالقادر

رباعی

اے عام کن صلاح عبدالقادر انعام کن صلاح عبدالقادر
من سرتاپا جناح گشتم فریاد ! اے سرتاپا جناح عبدالقادر

دولیف الحاء

اے ظل الہ شیخ عبدالقادر اے بندہ پناہ شیخ عبدالقادر
محتاج و گدائیم و تو ذواتاج و کریم شیٹا بشد شیخ عبدالقادر

رباعی

ماہ عربی اے رخ عبدالقادر توکزربی اے رخ عبدالقادر
امروز زومی وی ز پیری خوب تری بدے عجبی اے رخ عبدالقادر

دولیف الدال

دین زاو کہ زاد عبدالقادر دل داد کہ داد عبدالقادر
ایں جاں چہ کنم نذر سگش باد و مرا جان باد کہ باد عبدالقادر

دولیف الذال

سلطان جہاں معاذ عبدالقادر تن مجاؤ جان ملاذ عبدالقادر

ممن آردامانی دامن یار و یارم آن را که دید عیاذ عبد القادر

ردیف السراخ

بر آب بود کوثر عبد القادر در خوش تاب بود گوهر عبد القادر
در ظلمت و ظلم آب و تاب دارم اے حشر بیا بر در عبد القادر

رباعی

یار ب نیم از ده خور عبد القادر دل داده مراں از در عبد القادر
ایں تنگ مریدے از ترنہ بر او رفتن مدہ از خاطر عبد القادر

رباعی

اے دافع ظلم انسر عبد القادر اے دفع ظلم خیر عبد القادر
دور از تو جہاں برگ نزدیک بیا برکش زد و ان کشور عبد القادر

رباعی

حسن کن انوار بدر عبد القادر لبس کن ناسرار صدر عبد القادر
خود قدرت قدر نامقدر ز قدر جوی مقدار قدر عبد القادر

ردیف الزام

اے فضل نو برگ ساز عبد القادر فیض تو چمن لکر از عبد القادر
ان کن کہ رسد قمری بے بال و پر در سایہ سرو ناز عبد القادر

ردیف المسین

درواز در مجلس عبدالقادر دورست سگ بکس عبدالقادر
حال این و پوس آنکه چو میرم میرم سرود قدم اقدس عبدالقادر

رباعی مستزاد

گفتم تاج روس عبدالقادر جانان روح نفوس عبدالقادر بخود بالید
دنا او قلب مج دیں دل جان ندوختنغ برنا برنا عروس عبدالقادر شادان فصید

ردیف الشیخ

بالاست بلند فرش عبدالقادر برتدر بلند عرش عبدالقادر
آن بدر عرش بدرم پاره عرش آبنده بین بفرش عبدالقادر

رباعی

گسترده لعرش فرش عبدالقادر آورده بفرش عرش عبدالقادر
ایں که دکه کرد که دشا ہے کہ فرزند بالا و فرود عرش عبدالقادر

رباعی

عرش مثنی ست فرش عبدالقادر فرش شرح ست عرش عبدالقادر
یعنی تا سر بیاض فرش نمود! شر باشد فرش عرش عبدالقادر

نه بدر اطل بلی ماه شب چهارده و بعدوم جیے ہر جب کہ اولیں جبار سلم فائز واقع شد دریش غلغلہ ازخہ بنا کنند
در حدیث است کہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز بعد فرمود را بکار مرسلی و رگانی نیست عریضے
بچو عیش حوشے سازند ہمچنان صادق و سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در او مبعوث از رانی داشت

دولیف الصاد

نن گر چه نه شد بر نفس عبدالقادر جان وار و مهر از نفس عبدالقادر
گزنا قسم این نسبت کامل چه خوش است کال بنده رضا ناقص عبدالقادر

دولیف

الکسر منم نخلص عبدالقادر سر تقدیم نخلص عبدالقادر
بر کسر چه جسم آرد و قشش چه عیب ! لفتح شوم نخلص عبدالقادر

دولیف الصاد

تمکین نگه از ریاس عبدالقادر تلوین نغمه از حیث عبدالقادر
نور دل مارغان که شب صبح ناست سطره بود از بیان عبدالقادر

دولیف الطاهر

اینجا وجه نشاط عبدالقادر آنجا شمع صراط عبدالقادر
بکشاده دور واده باد بهانه بخود در وازه صلا ساط عبدالقادر

دولیف الطاهر

خواب چو گل بو عطر عبدالقادر اعیان رسل بو عطر عبدالقادر
پروانه صفت جمع که خود صلبه ناست شمع جزو گل بو عطر عبدالقادر

دولیف العین

خود راتبه نموز شمع عبدالقادر مه آذقه برز شمع عبدالقادر

کار یک خود بر نیم مسه دیدی میں در نیم نظر ز شمع عبد القادر

رباعی

بر وحدت اور رابع عبد القادر یک شاید و دوس رابع عبد القادر
انجام دے آغاز رسالت باشد اینک گویم تا رابع عبد القادر

رباعی مستزاد

ما حد چو نیم رابع عبد القادر در دامن ال زائد چو سوم رابع عبد القادر ہم مکن دال
یعنی بدلتے نہت و تا دھیار توحید سرا یک یک یک رابع عبد القادر اخذ فن دال

ردیف العین

مے بنے نور چراغ عبد القادر مے بنے نورے زباغ عبد القادر
ہم آب رشد بہت و ہم مایہ حسد یارب چه خوش است یارب عبد القادر

ردیف القلم

عظفاً عطفاً عطوفت عبد القادر راقا راقا راقا عبد القادر
اے آنکہ بدست لست تصریف امور صرف عنا صرفت عبد القادر

ردیف القاف

خیر است خرد ز برق عبد القادر تیر است حضور شرق عبد القادر
خود کشید پر تو سہا حبتن چیت اے حبتہ بغفل فرق عبد القادر

ردیف الکاف

آخر نیم ا سے مالک عبد القادر ملوک و کمین و مالک عبد القادر
پیشند کہ گویند باین نسبت و بند کان بنده نلاں مالک عبد القادر

ردیف اللام

نامزد سلف عدیل عبد القادر ناپید بخت بدیل عبد القادر
مشکش گر از اہل مسترب جوئی گوئی عبد القادر مثیل عبد القادر

رباعی

حشرست و توئی کفیل عبد القادر جاہت پر شہ جلیل عبد القادر
دردا و ردای عدل آمد محبم زود آدودا وکیل عبد القادر

ردیف المیم

یارب بحال نام عبد القادر یارب نبوال نام عبد القادر
منگر بقصور و نقص مآداریاں منگر بکمال نام عبد القادر

رباعی

ہر صبح رہت مرام عبد القادر ہر شام دت مقام عبد القادر
بگزند سپید و سیہ قادریاں از حرمت صبح و شام عبد القادر

رباعی

عبد القادر کریم عبد القادر عبد القادر عظیم عبد القادر
رحمانت رب و رحمت عالم اب رحمت رحمت رحیم عبد القادر

رباعی

در جود سمرایم عبد القادر مد بحر برایم عبد القادر
دور از تو سنگ تشنه بے مے میرد یک موج دگر ایمن عبد القادر

رباعی

صدیق صفت حلیم عبد القادر فادوق منط حکیم عبد القادر
مانند غنی کریم عبد القادر در رنگ علی علیم عبد القادر

مراد لیل النور

دست زدم اے ضامن عبد القادر در دامن جان با من عبد القادر
یارب چون خود ایں دامن گسترده هست گسترده بپس دامن عبد القادر

رباعی

یارب قرص زخوان عبد القادر داریم حقی بنان عبد القادر
ایں نسبت بس که عاجزان او نیم رحمت بر ما حیزان عبد القادر

رباعی

جودست بابت شایع عبد القادر بودست و بود ازان عبد القادر
جنت بگرد و پند و منت نه پند وہ سنت خاندان عبد القادر

مراد لیل الواد

خوبان خوبند سنے چو عبد القادر شیریناں تند سنے چو عبد القادر

محبوبان یک دگر بہ افشاںش حسن چند مد چند نے چو عبد القادر

رباعی

خواہی کا ہی عتو عبد القادر نامی سامی ستمو عبد القادر
بشدار کہ با خدائے خودے جنگی نعت غیظا اے عدو عبد القادر

رباعی

مہ فرش کناں درو عبد القادر خود سپرو ساں در جو عبد القادر
آشفته مہ و شیفته مے گرد مہر در جلوت ماہ لو عبد القادر

ردیف الہام

حدالک اے آلہ عبد القادر اے مالک و بادشاہ عبد القا در
اے خاک براہ تو سر حیدہ سراں کن خاک مرا براہ عبد القادر

رباعی

بیجان بجائیم شہ عبد القادر کس جز تو ندانم شہ عبد القادر
بد بودم و بد کردم و بر نیکی تو نیک ست گمانم شہ عبد القادر

رباعی

بہر سر ہو تجلیہ عبد القادر ہم تجلیہ را تجلیہ عبد القادر
بر تن ستین احدیت احمد شرح ست و براں منیہ عبد القادر

رباعی

از عارضه نیست وجه عبید القادر ذاتی ست ولائی وجه عبید القادر
 هر کس شده محبوب بوجه صفته عبد القادر بوجه عبید القادر

رباعی

خور نور ستد از ره عبید القادر هم اذن طلوع از ره عبید القادر
 ماه است گدائے در هر جایجا مهر است گدائے در عبید القادر

رباعی مستزاد

بر اوج ترقی شده عبید القادر تا نام خدا خیمه مستزاده عبید القادر همس اندوهی
 بالحدی بقرآن شاد و ارشاد در بید خاتم بسم الله و ناس آمد عبید القادر حمد ستابدا

مردیف الیاء

ای قادر وائے خدا ئے عبید القادر قدمه دستهای عبید القادر
 بر عاجزی مانظر رحمت کن رحم ای قادر برائے عبید القادر

دوباعی

جان بخش مرپایے عبید القادر جان بخش تر لوائے عبید القادر
 از صد چو رضا گزشتے از بهر رضانش اینیم بعلم برائے عبید القادر

رباعی

عین آمده ابتداء عبید القادر از رویت امرائے عبید القادر
 از رویت لوعین مرا روشن کن روشن کن عین درائے عبید القادر

رباعی

عید یکتا لقاے عبد القادر در بار دو در عطاے عبد القادر
عبد بہ لقاے او چو ہمزہ گم شد کادریابی بہ پاے عبد القادر

رباعی

دل حرف زن سواے عبد القادر حاجت داند عطاے عبد القادر
پیشش ہم از و شفیع انگیز و بگو! عبد القادر برائے عبد القادر

رباعی مستزاد

اتقادہ در اول بابت لیاں العاق قلب گم دید باختر خنداں سین سال بر لب
یعنی شہ جیلاں شہاں لب کست در محف ترب لبم اللہ داس را شمع پیاں الحمد لرب

اکسیر عظم

مَقْصِدٌ مُّجِیدٌ مَقْبُولٌ اِنْشَاءً مَّا لَمْ یَلْجُزْ فِی سَقَبَتِ سَیِّدِنَا الْخَوْتُ الْاَعْظَمُ رَفِیَ اللّٰهُ عَنْہُ

مطلع تشبیب و فکر عاشق شن جلیب

ایکے صد جان بستہ در گوشہ داماں توئی دامن افشانی و جاں بار و چرا بیجاں توئی
آنکد میں سنگدل عیارہ خون نثارہ کہ غمش با جان نازک در تپ ہجران توئی
سر و ناز خوشیتن را بر کہ مستمری کردہ عند لب کستی چون خود گل خنداں توئی
ہم دھاں آئینہ داری ہم لبان شکر شکن خود بخود در لغمہ آئی باز خود حیران توئی

جوتے خوں ز گس چہ ریزد گر چشماں ز گسی
 من کہ یگریم کہ جان حسن سے سازد تو
 تو غزال کم سن من سوئے دیراں میری
 سینہ حسن آباد شد ترسم نمائی در دلم
 سوختم من سوختم اے تاب حنفت شعله خیز
 و بختیابی ایکہ مابست زیر ابر عاشقی است
 سینہ گر بر سینہ ہم مالی غمت چسبم مگر
 ماہ من نہ بندہ استد ماچہ مالی کا نہیں
 علیے کشتہ بنا ز اینجا چہ ماندی در نیاز
 دام کا کل ہر آں عیاد خود ہم می کشا
 با غما کشتہ بجاں تو کہ بے مانا رستی
 منکے گرم سزائے من کہ رویت دیدہ ام
 یا مگر خود را بروئے خویش عاشق کردہ

بوئے خوں از گل چہ خیزد گریہ تن ریاں توئی
 می ندانم از چہ مرگ عاشقی جو یاں توئی
 بیچ ویرانہ بود جا ٹیکہ در جولاں توئی
 زانکہ از وحشت رسیدہ درد دل ویراں توئی
 آشت در جان باز و خود چرا سوزاں توئی
 آہ اگر بے پردہ رفت بر سر لعل توئی
 دامن انہم از غرض دانی کہ بس نا طاں توئی
 سینہ وقف داغ و پیو اب سر گرداں توئی
 کار فرما تہ را آخر ہاں فساں توئی
 یا ہمیں مشت پیارا بلے جاں توئی
 یا رب آں گل خود چہ گل باشد کہ بلب ساں توئی
 تو کہ آئینہ نہ بینی از چہ رد گریاں توئی
 یا حسین تر دیدہ از خود کہ عید آں توئی

گنبد رابطہ آمینر لیسوئے مدح فوق انگیز

یا ہما پر تو سے از شمع جلیاں بر تو تافت
 آتش ہے کا ندر پناہش حسن عشق آسودہ ماند
 حسن رنگش عشق بولیش ہر وہ بر بولیش نثار

کایہ نہیں از تابش دتپ ہر وہ با سلاں توئی
 ہر وہوایا کہ شاہد لب ما یان توئی
 ایں سر آمد جاں توئی و ان لغز ن جان توئی

عشق و نازش کہ تابان رسانیدم ترا
عشق گفتش سید بر خیز و برو بر خاک نہ
إِلَّا لِنِعَاتٍ إِيَّائِي الْخِطَابِ مَعَ لَقَرٍ يُرِجَا مَعِيَّةِ الْحَسَنِ وَالْعَشَقِ
سرور اچاں پرور اچیرا نم اندر کار تو
گرد تو پروانہ دروئے تو یکساں ہر طرف
سوزی افروزی گدازی نیرم جاں بدش کنی
شہ کریم ست ہے اسے رضا و شمع سر کن مطعے

حسن و ربالش کہ خود شاخی ز محبوباں توئی
حسن گفت از عرش بگز پر تو نیرواں توئی
حیرتم در تو فروں بادہ سر نہیاں توئی
روشنم شد کن ہمد و شمع افروزاں توئی
شب بپا استادہ گراں بادل بریاں توئی
شکرت بخشہ اگر طوطی مدحت خواں توئی

اول مطالب المدرج

پیر پیراں میر میراں یا شہ جیلاں توئی
 انس و جاں قدساں و غوث الشریعہ جاں توئی
 زریب مطلع

سر توئی سرود توئی سرا سر و سماں توئی
 نخل ذات کبریا و عکس حسن مصطفیٰ
 من رانی قد رای الحق گره بجوی من سرود
 بارک الله نو بہار لاله زار مصطفیٰ
 جوشد از قد تو سرود بار از دوسے تو گل
 آنکہ گویند ادلیار است قدرت از الہ
 از تو بریم وزیریم و عیش حاد داں کنیم
 کہنہ جانہ وادہ جانے چوں در بر یافتیم

جاں توئی جانہاں توئی جاں را قرار جاں توئی
 مصطفیٰ خورشید و آن خورشید را المعان توئی
 زانکہ ماہ طیبہ را آئینہ تاباں توئی
 وہ چہ رنگ ست اینکہ رنگ رحمتہ رضاں توئی
 خوش گلستانے کہ باشی طرفہ سروستاں توئی
 باز گردانند تیر از نیم راہ ایستاں توئی
 جاں تہاں جاں بخش جاں پرور توئی دیا توئی
 وہ کہ ماں چندان گرانیم چنین اداں توئی

عالمی چہ تعلیم بحیثیت کردہ است
اوحش اللہ برعلوت سر و غائب و ان تولی

فی ترقیایہ رضی اللہ عنہ

قبلہ گاہ جان و دل پاکی زلوت آب و گل
رخت بالا بردہ از مقصودہ ارکان تولی
شہسوارین چہ می نازی کہ در کام تخت
پاک برین تاختہ زین ساکن و گرداں تولی
ناپری بخشودہ از عرش بالا بودہ
آن قوی پر بار شہب صاحب طیراں تولی
سالہا شد زیر ہمین ست اسب سالکان
تامنای و دست گیری تو سوسے امکان تولی

فی گونه رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرالایدرک

این چہ شکل ست اینکہ داری تو کہ ظل برہا
صورتی بگرفتہ بر اندازہ اکواں تولی
یا مگر آئینہ از غیب این سو کردہ روئے
عکس سے جوشد نمایاں در نظر زمیں تولی
یا مگر نوے و گرام ہم بشر نامیدہ اند
یا تعالیٰ اللہ از انساں گر میں انساں تولی

فی جامعیتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکمالات الظاہر والباطن

شرع از رویت حکیم تران ز پیویت و مد
هم بار این گل و ہم ابرآں باران تولی
پردہ برگیر از رفت اے مہ کہ شرح مئی
رخ پوشش اے جاں کہ ریزبان قنار تولی
هم تولی قطب جنوب ہم تولی قطب شمال
نہ غلط کردم محیط عالم غزناں تولی
نما بت و سیارہ ہم در ست عرش عظمی
اہل تمکین اہل ملوین جملہ راسطای تولی

فی ادرتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن الانبیاء و الخلفاء و نیابتہم

مصحف سلطان عالی جاہ و در سرکار او
ناظم ذوالقدر بالادست و الاشان تولی

اقدار کن کن حق مصطفیٰ را داد ما ست
 دور آخر نشو تو بر طلب ابراهیم شد
 ہم خلیل خان رفیق و ہم ذبیح تیغ عشق
 موسیٰ طور جلال عیسیٰ چرخ کمال
 تاج صدیقی بسر شاه جہاں آراستی
 ہم دولور جاں و تن داری ہم سیف و علم

فِي تَفْضِيلِهِ وَفِي أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى عَزَّ عَلَى الْأَوَّلِينَ

آنکہ پالیش بر نقاب اولیائے عالم است
 اندرین قول آنچہ تخصیصات بجا کرده اند
 ہر بایت خواہ ہندیاں شد گیواں خباب
 ورتن مرواں غیب آتش ز عظمت میزنی
 آنکہ از بیت المقدس نادر ت یک کام داشت
 و پروان قدس اگر آید بجانہ قیدت زداست
 بمنز خلعت با طراز قل ہو اللہ احد

فصل منه فی تفضیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی منشیائہ الکرام

گو شپوخت و توان گفت از رہ اتفاق نور
 لیک سیرشاں بود بر مستقر و از کجا

زیر تخت مصطفیٰ بر کرسی دیواں تولی
 و در اول ہم نشین موسیٰ ہماراں تولی
 لوح کشتی نریباں خضر گمراہاں تولی
 یوسف مصر جمال ایوب صبر شاں تولی
 تیغ فاروقی بقبضہ وادریگہاں تولی
 ہم تو ذوالنورینی و ہم عبیدہ دوراں تولی

فِي تَفْضِيلِهِ وَفِي أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى عَزَّ عَلَى الْأَوَّلِينَ

و آنکہ این فرمود و حق فرمود باللہ اں تولی
 از زلال یا از ضلالت پاک از اں پشماں تولی
 بل علی عیسیٰ و راسی گوید اں خلعاں تولی
 باز خود اں کشتہ آتش دیدہ را نیساں تولی
 از تورہ می پرستد و ہمیش از نقصاں تولی
 ز انکہ اندر حجبہ قدسی نہ در میداں تولی
 اں مکرم را کہ بخشیدار نہ در البواں تولی

فصل منه فی تفضیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی منشیائہ الکرام

کانتا با خدا لیشاں وہ تا باں تولی
 اں ترقی منازل کمانہ لای ہر اں تولی

ماہ من لا یغنی للشمس ادراک القمر
 کو چشم بد چمی بالی پری بودی ہلال
 فی تقریر عیشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اصفیاء در جہد و تو شامانہ عشرت می کنی
 بلیاں را سوز و ساز سوزایشان کم مباد
 خوش خورد و خوش پوش و خوش نری کوئی چشم بد
 کامرانی کن بکام دوستان اے من فداست
 شادری اے نو عروس شادمانی شادری
 بلکہ لا والله کا نیمہ ہم نہ از خود کردہ
 ترک نسبت گفتم از من لفظ محی الدین بخواہ
 ہم بدقت ہم بہ شہرت ہم بہ لغت ادبیا

تمہید عرض الحاجة

بے نوا یاں را نواسے ذکر عیشت کردہ ام
 چارہ کن اے عفاٹے ابن کریم ابن اکرم
 با ہمیں دست دتا دوا من کوتاہ و تنگ
 کوہ دامن ندبہ در وقت آنکہ بر جوش آمدی
 زارہ نالوں را عفاٹے گوش برانداں توئی
 ظرف من معلوم و مجید و افرو جوشاں توئی
 از پیہ گیرم در چہ نیم لبکہ بے پایاں توئی
 دست در بازار غوغا و شنہ و بر نیضاں توئی

المطلع الرابع فی الایستدراک

روقتاب از مابداں چو پایہ غفران توئی
آیہ رحمت توئی آئینہ رحمت توئی
بنده است غیرت بر دگر بر در غیرت تو
درود چوں بنگر و ہم شاہ آں الیواں توئی
ساوگیم ہیں کہ مے جویم و زمان درد
درد گو درماں کجا ہم ہیں توئی ہم آں توئی

الاستغاثۃ للإسلام

دین بابائے خودت را از سر نو زندہ کن
سید آفرینہ مر سید لادیاں توئی
احمد ہندی رضا ابن نقی ابن رضا
از اب وجد بندہ و واقف زہر عنوان توئی
ماورم باشد کنیز تو پدر باشد غلام
خانہ زاد کہنہ ام آقا سے خاں دماں توئی
من نمک پروردہ ام تا شیر مادر خوردہ ام
خط آزاری نہ خواہم ندگیت خسری است
یلتے گر بندہ ام خوش مالک علماں توئی

انتساب المداح الی کلاب الیاب العالی

بر سر خواق کرم محسوم نگزارند سگ
من سگ و امیرار مہاناں و صاحب خاں توئی
سگ بیاں نتواند وجودت نہ پانید بیاں
کام سگ دانی و قادر بر عطائے آں توئی
گر بسنگے میز فی خود مالک جان و تنی
ور بہ نعمت می نوازی منت مناں توئی
پارہ تانے بفسر ماسوئے من انگند
سمت بسگ ایں قدر دیگر نوال نشان توئی
سکہ سگ باشم ز کوئے تو کجا بیرون روم
چوں یقین دانم کہ سگ اینیز وجہ ناں توئی
در کشادہ خواں نہادہ سگ گرسنہ شہ کریم
چپست حرف رتن و مختار خاں و زان توئی
دور نشینم زمیں بوسم مستم لا بہ کہنم
چشم در تو نبیدم و دانم کہ ذوالاحسان توئی

ہفتہ العزۃ سگ نہدی دور کوئے تو بار
 بر سگے رابر و رفیقت چاں ملی دہند
 گر پیشیاں کرد رقت خادمانت عو عوم
 داسے من گر علوہ فرمائی و من ماندہ یمن !
 آئے ابن ہمتہ للعالمیں اسے جاں تولی
 مر جا خوش آؤ بیشیں سگ نہ مہاں تولی
 خامش اہل درد را پسند چوں درماں تولی
 من زمین بستاں و جالش در دم نشاں تولی

قادری بودن رستا یافت باغ خلد داد
 من نمی گفتم کہ آقا مایہ غفراں تولی

مثنوی رد امثالہ

گر یہ کن بیبلا از رنج و غم
 سنبلا از سینہ برکش آہ سرد
 ہاں صنوبر خیز فرمادی بکن
 چہرہ سوخ از اشک خونی ہر کلیت
 پارہ شو اسے سینہ مہ بچو من،
 خرم عیشت بسوزے برق تیز
 آفتابا آتش عنہم بر فروز
 بچو ابرے کسب در گریہ بجوشش
 چاک کن اسے گل گریباں ازالم
 اسے تہ از غم شوری زرد
 طوطیا جز نالہ ترک ہر سخن
 خوں شوائے غنچہ زماں خندہ نیست
 داغ شو اسے لالہ خونیں کفن
 اسے زمیں برفرق خود خاکے بریز
 شب رسیدے شمع روشن خوش بسوز
 آسمانا جامہ ماتم بہ پوشش

خشک شوائے تلزم از فرط ربکا !
 کن ظہور اسے مہدی عالی جناب
 آہ آہ از ضعف اسلام آہ آہ
 مردمان شہوات را دیں ساختند
 ہر کہ نفس رفت راسے از ہوا
 ہر کہ گفت این چنین کن اے فلاں
 آن یکے گویاں محسب آدمی ست
 جز رسالت نیست فرقے درمیاں
 این نداند از غمی آن ناسزا
 کہ بود مر لعل را فضل و شرف
 آن خوف اقتادہ باشد بر زمین
 لعل باشد زیب تاج سروراں
 واں وی کہ خلق ند بو می بہد
 بوئے او کردہ پریشاں مدشام
 آؤدہ مفسوح زمشش در نبی
 مشک از فریدہ را بخشہ سرد
 شامہ از بوئے اور مشک جہاں

خوش زن اسے چشمہ چشم دکا
 بر زمین آ عیسیٰ گردوں قباب
 آہ آہ از نفس خود کام آہ آہ
 مدہنراں رخہا انداختند
 ترک دیں گفت و نمودش اقتدا
 گفت لبیک و پذیرفتش بجاں
 چوں من دور وحی اورا برتر لیست
 من برادر خود باشم او کلاں !
 یا خواست این شرہ ختم خدا
 کے بود ہم سنگ او سنگ و خرف
 بس ذلیل و خوار و ناکارہ مہیں
 زینت و خوبی گویش و لہراں
 کے بفضل مشک از فرمی رسد
 جاہانا پاک از مسش تمام
 مدحت مشک طیب الطیب از نبی
 ہم چوبوئے سخیل کیسوئے حور
 ہم معطر ز و قبا ئے مہ و شاں

مولوی معدن راز نہفت
کار پاک را قیاس از خود مگیر
ہے چہ گفتم این چنین شبہ شنیع
لعل چہ بود جوہری یا سرخے
مصطفیٰ نور جناب امر کن
معدن اسرار علام الغیوب
بادشاہ عرشیاں ز فرشتیاں
راحت دل قامت زیبا ہے او
جان اسماعیل بر رویش مندا
گشت موسیٰ در طوئے جویان او
نبد گانش حور و غلمان و ملک
مہر تاباں علوم لم یزل !!
ذره زان مہر بر موسیٰ و مید
رشمہ زان بحر بر خضر او فتاد
پس در اژدہا تدر شاہ انبیاء
وصف او از قدرت النساں راست
لذت دیدار شوخے سیم تن

حسۃ اللہ علیہ خوش بگفت
گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر
کے بود شایاں آن متدر رفیع
مشک چہ بود خون ناف و حشے
آفتاب برج علم من لدن
برزخ کبریاں امکان و وجوب
جلوہ گاہ آفتاب کن فکاں
پردہ عالم والہ و شیدائے او
از دعا گویاں خلیل محتجبے
ہست عیسیٰ از ہوا خواہان او
چاکرانش سہر پوستان فلک
کبر مکنونات اسرار ازل
گفت من باشم لعلم اندر فرید
تا کلیم اللہ راشد او ستاد
لیک مجبورم ز فہم انبیا
حاشا للہ این ہمہ تفہیم راست
ماہ ردائے دلبر غنچہ دہن

فتنہ آئینے حسد میں لکھنے
 گر بخوابی نیم او مروی کنند
 ناکشیدہ منت تیر جفا
 دل نشد خوں نابہ دریا و بے
 مرغ غفلت بے پروا بے شود
 گرچه خود داغ اسیر دل ربا
 نہیں مثل شدی از نیش و نوش
 تا من از تشیل مے کردم طلب
 زین کرد و فرور عجب دا ماندہ ام
 این سخن آخرد نہ گردد از بیاں
 نیست پایانش الی یوم التتاد
 خامش شد مہربانائے بیاں
 این چنین صد بانقن انگیز تند
 فرقہ و بگیز اسامعیلیاں
 در دل شاں قصہ تازہ فتہا
 کہ پر شمش طبقات زیریں زمیں
 شمش چو آدم شمش چو موسیٰ شمش یحییٰ

رشک گل شیریں ادا نازک تنے
 کوز عشق و حسن تا آگہ بود
 لب بفریاد و نغان تا آشنا
 بر لبش نامد ز ہجران یار بے
 جز کہ گوئی چوں شکر شیریں بود
 از کجا این لذت و شکر کجا
 لیک من بار دیگر رستم نہ ہوش
 باز رستم سوئے تمثیل از عجب
 حیرت اندر حیرت اندر حیرتم
 صد ابد پایاں رود او ہم چنناں
 ختم کن واللہ اعلم بالرشاد
 باز گرداں سوئے آغائیش کنناں
 بر سر خود خاک زلت رنج تند
 بستہ در توہین آن سلطان بیاں
 بر لب شاں ای کلام ناسزا
 حق فرستاد انبیاء مرسلین
 شمش خلیل اللہ شمش نوح و یحییٰ

ہم وہ آن ہا شمش چو ختم الانبیا
 یا محمد ہر یکے وار و مرے
 پارہ شد قلب و جگر زین گفتگو
 الحمد را سے دل ز شعله زادگان
 مصطفیٰ مہر سیت تاباں بالیقین
 مستنیر از تابش یک آفتاب
 اگرچہ یک باشد خود آن مہر سنی
 وہی پسند یک را احوال
 چشم کج کردہ چو بینی ماہ را
 گوئی از حیرت عجب امر سیت این
 راست کردی چشم و شد رفع حجاب
 راست کن چشم خود از بہر خدائے
 اے برادر دست در احمد بن
 روشیت کن بذیل مصطفیٰ
 پسند ما وادیم و حاصل شد فراغ
 در دو عالم نیست مثل آن شاہ را
 ماسوی اللہ نیست مثلش از یکے

مثل احمد در صفات اعتلا
 در کمال ظاہری و باطنی
 اعذر وایا ایہا الناس احذروا
 پائے از زنجیر شرع آزادگان
 منتشر نورش بہ طبقات زمین
 عالمے واللہ اسلم بالصواب
 احوالش ہفت ہفت بند از کجی
 الاماں زین ہفت بنیاں الاماں
 ز احول بینی دو آن بکتاہ را
 خواہ دو باشد شاہ روشن چیت این
 یک نماید ماہ تاباں یک جواب
 ہفت ہیں کم باش اے ہرزہ درے
 بر کجی نفس بد و گنہ متن
 احول بگذار سو گند خدا
 مَا عَلَيْنَا يَا أَخِي إِلَّا الْبَلَاغُ
 در فضیلتا و رتبتہ خدا
 بر ترست از دے خدائے مہدی

اینیائے سابقین اے محترم
 درمیان ظلمت و ظلم و غلو
 آفتاب خالتیت شد بلند
 نور حق از شرق بے مثل تابنت
 وفتحاً بر خاست اندر مدح او
 لیک شہرنا پذیرفت از عباد
 چشمہا بودند این ربانیاں
 ابر آمد کشتہا سیراب کرد
 حق فرستاد این سحاب با صف
 بارش اور رحمت رب العالی
 رحمتش عام است بہر ہم کتاں
 چوں نئی بے مثلش را معترف
 نیست فضلش بہر قوم بے ادب
 چو بہ بیند آن سحاب ایناں ز دور
 بن ہوا استعجلو اخزی عظیم
 فیض شد با غنیمت گرم اختلاط
 خرمنے کش سوخت برق غنیمت او

شمعہا بودند در لیل و ظلم
 مستنیر از نور ہر یک قوم او
 ہر آمد شمعہا خامش شدند
 علی از تابش ادکام یا منت
 از رہنا شود لا مثل لہ
 در جہاں این بے بصیر یارب مباد
 مزرع دل بہرہ یاب فیض شاں
 نخبائے خشک را شاداب کرد
 کے بطہرنا و یدہب رحمتنا
 شوعدش رحمت ہدایہ انا
 لیک فضلش خاص بہر مومناں
 کے شوی از بحر فیضش معترف
 یخطف البصار ہم برق الغضب
 عارض، مسطر گویند از غرور
 ارسلت ریح تغذیب الیم
 حبتنا ابرے عجب خوش ارتباط
 گفت قرآن السقر مثنوی لہ

مرزے کش آب وادان بحسب وجود
 قل نہ روع اخروج الشطان الحاس
 یحبب المزراع کالعلم المعین
 اپنیسیاں ست ایں ابر کرم
 قطرہ کز دے چکید اندر مدوت
 بحر فافر شرع پاک مصطفیٰ
 قطرہ ہل آں چار بزم آرائے او
 برگہائے آن گل رسیا بہند
 قصد کاسے کرد آن شاہ جواد
 جنبش ابر و نہ تکلیف کلام !
 آن متیق اللہ امام المتتیین
 دآن عمر حق گوزاں حق جناب
 بود عثمان شدہ لکین چشم نبی
 نہایت گرد دست نبی شیر خدا
 دست احمد عین دست ذوالجلال
 سنگرینہ کی زند دست جناب
 وصف اہل بیت آمد اسے رسید

حق بہ تنزیل مبیں وصفش نمود
 اذرفا ستغلط ثم استولی
 لکے یخبط الکافرین الظالمین
 در رخشاں آفریں در قمریم
 گوہر رخشد شد با صد شرف
 و آن صدق عرش خلافت لے فنا !
 نالکے اولہ و دستان اجزائے او
 رنگ و بوئے احمدی سے داشتند
 ہریکے انی لہ گویاں سند
 خود بود ایں کار اجزا و السلام
 بود قلب عاشق سلطان دیں !
 یطلق الحق علیہ والصلواب
 تنغیذن دست جواد او علی
 چوں ید اللہ نام آمد مرورا
 آمد اندر بیت و اندر قتال
 کارمیت اذ رمیت آید خطاب
 فوق ایدیم ید اللہ المجدید

شرح این معنی بروں اذ آگهی ست
 تا ابد گر شرح این معضل کنم
 رَبَّنَا سُبْحَانَكَ نَعِيَّتْ نَسَا
 گفته گفته چون سخن اینجا رسید
 ملهم غیبی سر و شش راز و اں
 در خور مهبت نباشد این سخن
 اصفیایم اندرین جا خامشند
 رازها بر تلب شان مستور نیست
 هر کجا گنج و ولایت داشتند
 در و ل شان گنج اسرار اے خو
 روز آخر گشت و باقی این کلام
 لغز گفت آن مولوی مستند
 الغرض شد مثل آن عالیجناب
 متفق بروے همه اسلامیاں
 متنوع بالغیر و اندیک فریق
 و ادویغا کرده این قوم عنسید
 اللہ اللہ اے جہولان غیبی

پانہادن اندرین رہ بیر ہی ست
 جس نہ تخریح نبود صاحب علم
 عِلْمُ شَيْءٍ غَيْرَ عِلْمَتِنَا
 خامہ گوہر نشان داماں بچید
 دامنم بگرفت کاہے آتش زباں
 بس کن و بے ہودہ دش خامی مکن
 از مٹے کلت لسانہ بے ہشند
 لیک افشا کردنش دستور نیست
 قفل بر در ہر حفظش سیتہ اند
 بر لب شان قفل امر الفتوا
 ختم کن انی لہ طرقت المتام
 راز مارا روز کے گنج بود
 سایہ ساں معدوم پیش آفتاب
 سنیاں بر عیاں مستہاں
 متنوع بالذات دیگر اے رفیق
 حشرق اجماعے بدیں قول جدید
 تا بجے بے دینی و مستند گری

مصطفیٰ و این چنین سوء الادب
سایع سبوح گوئید از عناد
روز محشر چون خطاب آید ز عرش
بیچ می بیند در امن و سما
یک زبان گویند نه ای کریم
آپتن کاندازل زار دواح ما
لاحرم آن روز زین قول و خیم
معترف آید بر جسم و خطا
کای خدا از فضل او غافل بدیم
ربنا انا ظلمنا جسم کنه
پیدا بر چشم ما افتاده بود
نفس ما انداخت ما را در بلا
عذر ما در حشر باشد تا پذیر
سخت روزی باشد آن روز الاما
واحد قمار باشد در غضب
زیر پا در باخته افلاکیان
و دیگر ده باشند مسعود و لعیم

ای متداین شدید از کرب
انتهوا خیر الکم یوم التناد
ای نطیقان ملک سگان فرش
مثل و شب ما بنده مصطفیٰ
کس عدیش نیست باللہ العظیم
ازالستے خاص بے پایاں بے
توبه با ظا هر کنسید از ترس و بیم
معذرت آرند پیش کبریا
شمس پیش چشم ما جاہل بدیم
جاہلانہ گفتہ بودیم ای سخن
رحم کن بر جاہلان جسم ای دود
واسے بر ما و بنا دانی ما
قاریاں بر خواں الم یات التذیر
باخته موش و حواس متدیباں
یکھل الولدان شیبان فی القعب
رنگ از چہرہ پریدہ خاکیاں
کل عرق کان کا الطور العظیم

ربِّ سلم التجائے انبیاء
 برب آمد نام آن روز سیاہ
 اعتداف جرم و توبہ لے از یب
 کیں چہولان راز طعن و دور باد
 شاں بیک جائے نہاں گیر و دار
 تاج مثلیت گہی بر سر نہستد
 گاہ بالذات ست آن ختم لے ہمام
 لونیازاں کتاب افطراب
 اندرین فن ہر کہ دستاوی بود
 می رسد از دے ہر فرغے نبی
 کہ تناعت کن گذشتہ از طمع
 از نبوت و نزول جب سبیل
 معنی شمس است برگ نستر
 آہوئے چپیں ست و مقصود از سما
 الغرض سیاب و ش و اضطراب
 چند و رکوئے جبل یشتا فتنہ
 من فدا کے علم آن بیکتا شوم

شور نفسی بر زبان اولیاء
 موئے برتن فاسق یارب پناہ
 در چہیں روز سیہ ناید عجیب
 ہم بدینا لیک در موزہ فتاد
 ہچو پائے سوختہ نادمسترار
 کہ خطاب خاتمیت می دہند
 گاہ بالغرض آمد و تحویل خام
 ایں چہیں کردند مدد بالانقلاب
 کے بچندیں قلب ہا قانع شود
 شفق معزولی از پیغمبرے
 بردہایت حسب عزمن قنع
 قصہ مالودست ارشاد السبیل
 موج عثمان شرح لسنرین و شمن
 مرحباتاویل اظہر مر حببا
 صد تپیدن کردہ ایں قوم عجاب
 لیک راہ مخلصی کم یافتند
 حبذا دالمے رار مکتم

حبذا سر و عیاں و نامے من
 کر و ایمائے بریں فتنہ گری
 احمد اسبگر کہ ایناں چوں زوند
 او فتاوند از منکالت در چہ
 تاجکے گوئی دلا از این و آن
 نالہ کن بہرہ دفاع این مناد
 اے خدا اے مہرباں مولائے من
 اے کریم کار سازِ بے نیاز
 اے بایوت نالہ مرغِ سحر
 اے کہ نامت راحت جان و دم
 برود عالم بندہ اکرام تو
 ما خطا آریم تو بخشش کنی
 اللہ اللہ زین طرف جرم و خطا
 زہر ما خواسیم تو شکر دی
 تو منور ستادی با روشن کتاب
 از طفیل آن صراطِ مستقیم
 بہر اسلام ہزاراں فتہا

حبذا رب من و مولائے من
 قرینا پیش وجودش در بنی
 بہر تو امثال از کفر نژاد
 پے نبرد از می سوئے رہے
 بروماکن اختتام این بیاں
 از تہ دل دودہ حشر طافتاد
 اے انیس خلوت شہبائے من
 وائم الاحسان شہ بندہ نواز
 اے کہ ذکرت مرہم زخمِ جگر
 اے کہ فضل تو کفیل مشکلم
 صد چو جان من فدائے نام تو
 لغیرۃ اتی عفوی می زنی
 اللہ اللہ زان طرف رحم و عطا
 نیرا دانیم شر از گمراہی
 می کنند با حکمت خطاب
 قوتے اسلام راہ اے کریم
 یک مہ و صد طغ فریادے خدا

اے خدا بہر جناب مصطفیٰ
 بہر مردانِ رحمت اے بے نیاز
 بہر آبِ گریہ تر دامناں
 بہر اشکِ گرم دوراں از نگار
 بہر جیبِ چاکِ عشقِ نامراد
 پر کن از مقصدِ تھی دامانِ ما
 پیچ می آید ز دستِ عاجزاں
 ماکہ بودیم و دعائے حاجہ بود
 ذرہ بر روئے خاک افتادہ بود
 تکیہ بر رب کرد عیدِ مستہاں
 کیست مدیے بہ از ربّ جلیل
 چوں بدیں پایہ رسا نمِ منشوی
 تا ختامہ مسک گویند اہل دین

چوں فتاد از روزنِ دل آفتاب
 ختم شد والہ اعلم بالصواب

چار یارِ پاک و آلِ با صفا !
 مردماں در خواب ایشان در نماز
 بہر شورِ خندہ طاعت کناں
 بہر آہِ سردِ مہجوراں زیارا !
 بہر خونِ پاکِ مردانِ جہاد
 از تو پذیرفتن زما کردنِ دعا
 جز دعا ہم محض توفیقِ بود
 فضل تو دادا دے ربّ و دود
 آفتابے آمد در روشن نمود
 اوست بس مارا بلا ذومستعاں
 حسبنا اللہ ربنا نعم الوکیل
 بہ تماشش بر کلامِ مولوی
 زانکہ مشکِ مست آن کلامِ مستبین

حصہ دوم تمام شد

گزار عالم پر یں بیرون بھائی گیت لاکھوں

اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت مولانا الحاج احمد رضا خاں صاحب بریلوی

کی تصنیفات

- الامن والعلی - حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دافع البلاء ہو گا ثبوت - ۳/
- الاستعداد - تین سو ساٹھ شعروں کا مبارک قصیدہ مع اردو شرح - ۲/
- احکام شریعت - جامع مسائل ضروریہ میں بہترین کتاب ہے - ۳/
- الملفوظ مکمل - جن میں مسلمانان عالم کے لئے اعلیٰ ترین اسلامی دستور العمل - ۲/۸/
- الذبدۃ الذکیہ - حرمت سجدۃ تعظیم میں بہترین کتاب ہے - ۱/۴/
- اللوکبۃ شہابیہ - اطیب البیان وغیرہ کتب و ہایہ کا بہترین قد - ۱۲/-
- اتباء المصطفیٰ - حضور نبی کریم ﷺ کا کون و ینکون کے عالم میں [
- اور ان کو مصیبت میں پکارتا جائز ہے] - ۱۰/-
- البلک الوہابین - مزارات کی تحریم و توقیر اور غیر مقلدین کی تہذیب و تغذیہ - ۸/-
- اقامتہ القیامہ - مسئلہ قیام میلاد مبارک میں یہ نظیر کتاب - ۸/-
- ازالۃ العار - در باب ممانعت مناکحت از سائر اہل بدعت [
- بالخصوص از غیر مقلدین] - ۵/-
- الزمزمۃ القمریہ - قصید غوثیہ شریف کی بہترین شرح - ۸/-
- افازہ جدید الکرامہ - نماز میں تکبیر پہلے کر سنا آدمی علی الفلاح پر [
- کمر ا ہونے کا ثبوت]

- الخطبات رضویہ: خطبات اعلیٰ حضرت معہ مواظبا منقولہ مہر یہ - /۱۲/-
- الہادی الحاجب: غائب کی نماز جنازہ کی ممانعت - /۱۶/-
- ایذان الاصر: بعد دفن میت قبر پر اذان کہنے کا ثبوت - /۱۲/-
- احلی انوار الرضا: اذان جمعہ مسجد سے باہر دینی چاہئے - /۱۶/-
- الفضل الموسوی: غیر تقلیدین کے ہدی میں لا جواب کتاب - /۱۲/-
- اقلے حریم: مسئلہ علم غیب پر حریم شریعتین کی تصدیقات - /۱۵/-
- ایرالمقال: تبرکات کو بوسہ دینے کے جواز میں ادرما متان یوسی کا جواز - /۱۲/-
- الصمصام: نصاریٰ کے اعتراض کا جواب ادران پر اعتراضات کا مجموعہ - /۱۲/-
- الحیام الصدا: ضاد کو قصداً ظاہر ممتانا جائز ہے اس مسئلہ پر مکمل بحث - /۱۵/-
- الوظیفۃ الکریمہ: اعلیٰ حضرت کے خوب اعمال و وظائف دلچسپ کار و مدح ہیں - /۱۶/-
- الاعلام: دھواں صائم کے ناک یا حلق میں بلا قصد خود چلا جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا - /۱۲/-
- الباقیۃ الواسطہ: شغل بزرخ کے اثبات ادر و دایہ کے ابطال میں یہ مبارک فتویٰ - /۱۵/-
- الحجۃ القاضیہ: فاتحہ سوئم پر سی و غیرہ کا مکمل ثبوت - /۱۳/-
- البدور الاحلیہ: رویت ہلال کے حکم ادر اس کے مسائل - /۱۵/-

نوری کتب خانہ بازار دانا صاحب لاہور